JOURNAL OF RESEARCH (URDU)

ISSN (Print): 1726-9067, ISSN (Online):1816-3424
Volume No. 40, Issue No.01

JOURNAL'S PROFILE

Journal of Research (Urdu) is a bi-annual "Y" category journal approved by Higher Education Commission of Pakistan.
It started in 2001 from Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan). At that time, it was owned by the Faculty of Languages & Islamic Studies. Later in 2008, Higher Education Commission of Pakistan recognized it as a research journal of Urdu in Category "Z". Since then, it is owned by the Department of Urdu, BZU, Multan. In 2014, it was upgraded and accepted for Category "Y".

CONTACT

Dr. Muhammad Khawar Nawazish
Editor, Journal of Research
Department of Urdu, BZU Multan-60800

MOBILE:
+92 300 9561745

WEBSITE:
https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

EMAIL:
jorurdu@bzu.edu.pk
khawarnawazish@bzu.edu.pk

ADDRESS

Office of the Journal of Research (Urdu), Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University, Multan

TITLE OF THE PAPER

اردو نثری ادبیات: آزاد کشمیر کے تناظر میں

AUTHOR(S)

* **Dr. Muhammad Yousaf**
Head, Department of Urdu
University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad

** **Dr. Ambreen Khawaja**
Assistant Professor, Department of Kashmir Studies
University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad

CONTACT

* muhammad.yousaf@ajku.edu.pk

HISTORY OF THE PAPER

Received on: June 01, 2024
Accepted on: June 25, 2024
Published on: June 30, 2024

DETAIL(S)

Volume No. 40, Issue No. 01, Page No: 180-214
Publisher:
Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University
Multan (Pakistan)-60800

LICENSE

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

COPYRIGHT

©The author(s) 2024. ©Journal of Research (Urdu) 2024.
This publication is an open access article.

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

* ڈاکٹر محمد یوسف ** ڈاکٹر عنبرین خواجہ

اردو نثری ادبیات: آزاد کشمیر کے تناظر میں

Urdu Prose Literature in the Context of Azad Kashmir

ABSTRACT

Azad Kashmir, a region with a rich cultural heritage, has played a significant role in the development of Urdu prose literature. The region's unique history, politics, and society have shaped the themes, styles, and narratives of Urdu prose writing. Azad Kashmir's struggle for independence and self-determination has inspired writers to explore themes of resistance, freedom, and patriotism.The region's distinct cultural identity, influenced by its history, geography, and people, has been a recurring theme in Urdu prose literature. Writers from Azad Kashmir have addressed pressing social and political issues, such as poverty, education, and human rights, in their works. The region's rich folklore and traditions have been incorporated into Urdu prose literature, preserving the cultural heritage of Azad Kashmir.Azad Kashmir has been part of various literary movements, , which have shaped the development of Urdu prose literature.These writers, among many others, have contributed significantly to Urdu prose literature, reflecting the region's unique perspective and experiences. Nature has given the people of Kashmir valley the poetic literary taste. Along with personalities in the prose tradition, newspapers and journals of all languages, literary and cultural institutions, literary organizations, associations and personalities. Also played a significant role. From the review of Urdu prose literature in Azad Kashmir, it is known that the creation of Urdu and prose literature in Azad Kashmir is encouraging despite the problems.

KEYWORDS

Prose, Literature, Various, Literary, Movements, Cultural, Identity, History

اردو نثر کی ترویج وترقی میں فورٹ ولیم کالج، مرزا اسد اللہ خان غالب، سر سید احمد خان اور ان کے رفقا کار کے علاوہ تمام تخلیق کاروں اور اردو سے وابستہ انجمنوں اور اداروں کا کردار ہے۔ آزاد کشمیر کے شعرائے جہاں

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

شاعری میں نئے نئے تجربات کیے اور خوب صورت مجموعہ ہائے کلام تخلیق کیے، وہاں نثر میں بھی خوب صورت گل کھلائے جن کی خوش بو نہ صرف آزاد کشمیر کی حد تک ہے بلکہ پوری دنیا میں موجود ہے۔ اردو زبان کے فروغ کے بعد تصنیف و تالیف کی سطح پر اُردو زبان کا نقشِ اول چودھری شیر سنگھ کے "سفر نامہ بخارا" کو اردو کی پہلی نثری تحریر قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سفر نامہ 1864 میں لکھا گیا۔ حبیب کیفوی نے اس کو کشمیر میں اردو کی پہلی تحریر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "رنبیر سنگھ نے رام پور راجوری کے ایک شخص چودھری شیر سنگھ کو سیاسی اور تجارتی تعلقات کا جائزہ لینے کے لیے بخارہ بھیجا۔ چوہدری شیر سنگھ نے واپس آکر اردو میں 150 صفحات پر مشتمل اپنے سفر کے کوائف اور جائزہ کے نتائج مرتب کر کے پیش کیے۔ یہ رپورٹ ریکارڈ میں اردو کی پہلی تحریر ہے۔"(1)

عبدالقادر سروری لالہ بوٹا مل کے رسالے جس کے پہلے باب کا عنوان "زمین کا بیان جو چاہے بونے کے لائق ہو" کو کشمیر میں پہلی تحریر قرار دیتے ہیں۔ یہ رسالہ 1857ء میں لکھا گیا ہے۔ عبدالقادر سروری یوں لکھتے ہیں:

> "اردو کا ابتدائی نمونہ ہونے کے دوران، زمانے کے لحاظ سے اور اس عتبار سے کہ یہ اردو میں اس موضوع پر غالباً پہلا رسالہ ہے، اس کی بہت اہمیت ہے۔"(2)

ایک تحقیق کے مطابق منشی محمد دین فوق کے ناول "انار کلی" کی اشاعت کے ساتھ ہی کشمیر میں اردو فکشن کا باقاعدہ آغاز ہو جاتا ہے۔ پنڈت ہر گوپال خستہ کی کتاب "گلدستہ کشمیر" (1877ء) اردو کی پہلی نثری تصنیف ہے۔ آزاد کشمیر کے ادبی پس منظر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درج ذیل نثر اصناف میں طبع آزمائی کی گئی ہے۔

آزاد کشمیر میں اردو افسانہ:

مختصر کہانی کو افسانہ کہا جاتا ہے۔ اردو ادب میں افسانہ اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے اہم مقام کا حامل ہے۔ ابتدا سے لے کر آج تک اردو میں مختلف موضوعات پر بے شمار اور بہترین افسانے لکھے گئے ہیں۔ کشمیری لوک داستانیں اور حکایات وغیرہ کشمیر میں مختصر افسانے کا سرچشمہ ہیں۔ خطہ کشمیر دیگر اصناف کی طرح افسانہ نگاری میں بھی پیچھے نہیں رہا۔

ریاست جموں و کشمیر میں افسانے کے ابتدائی نقوش محمد دین فوق کی تحریروں میں ملتے ہیں۔ محمد دین فوق کے مختصر افسانے بیسویں صدی میں ہی مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہوتے رہے۔ ان کی حکایات اور کہانیوں کا پہلا مجموعہ "حکایات کشمیر"(1928ء) میں شائع ہوا اور دوسرا مجموعہ "سبق آموز کہانیاں"(1935ء) میں شائع ہوا۔ لٰہذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں اردو افسانہ کی طرف سب سے پہلے توجہ محمد دین فوق نے دلائی۔ فوق کے بعد چراغ حسن حسرت چراغ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ ان کے افسانوں میں پربت کی بیٹی، زرنخ کے خطوط اور کیلے کا چھلکا اہم ہیں۔ اسی طرح راجا محمد افضل، دیا نند کپور، موتی لال کپور، برج باسی پنڈت بہار لال شاستری، مالک رام آنند، عشق ہو گیا ہے، پیار اور ترازو، عشق میں پھول نہیں اور جانے وہ کیسے لوگ تھے، پریم ناتھ پردیسی کے افسانے دنیا ہماری اور شام و سحر، سادگی اور معصومیت کی بنا پر ٹالسٹائی کی یاد دلاتے ہیں۔ آزاد کشمیر کے اردو افسانہ نگاروں نے اردو ادب کے عظیم کشمیری نژاد افسانہ گار سعادت حسن منٹو کے افسانوں سے راہ نمائی اور تحریک حاصل کی۔ کشمیر کے حوالے سے منٹو نے متعدد افسانے لکھے جن میں کر چلیں اور کرچیاں، موج دین، شغل، موسم کی شرارت، بیگو، آخری سلوٹ، ٹیٹوال کا کتا، ایک خط، پانچ دن، اور جاؤ حنیف جاؤ میں انھوں نے مناظر فطرت کے ساتھ ساتھ کشمیر کے حقیقی دکھوں اور کشمیر کی سیاسی و سماجی زندگی کو موضوع بنایا ہے۔

آزاد کشمیر میں افسانہ نگاری کی روایت کی جدید صورت گری اور تشکیل کرشن چندر کے ہاتھوں ہوئی ان کے افسانوں میں طلسم خیال، نظارے، ہوائی قلعے، گھونگٹ میں گوری جلے، ٹوٹے ہوئے تارے، زندگی کے موڑ پر، نغمے کی موت، پرانے خدا، ان داتا، تین غنڈے، ہم وحشی ہیں، اجنتا سے آگے، ایک گرجا ایک خندق، سمندر دور ہے، شکست کے بعد، نئے غلام، میں انتظار کروں گا، مزاحیہ افسانے، ایک روپیہ ایک پھول، یوکلپٹس کی ڈالی، ہائیڈروجن بم کے بعد، نئے افسانے، کتاب کا کفن، دل کسی کا دوست نہیں، مسکرانے والیاں، کرشن چندر کے افسانے، سپنوں کا قیدی، مس نینی تال، دسواں پل، گلشن گلشن ڈھونڈا تجھ کو آدھے گھنٹے کا خدا اور الجھی لڑکی کالے بال شامل ہیں۔ خاص طور پر ان کے افسانے پرانے خدا، جھیل سے پہلے جھیل کے بعد، سڑک کنارے، کشمیر کو سلام، آنسوؤں والی، سفید پھول، محبت کی گھاٹی، کلاسورچ، گرجن کی ایک شام، بالکونی، حسن اور حیونی، ٹوٹے ہوئے

تارے، تالاب کی حسینہ، لاہور سے بہرام گلہ تک، پورے چاند کی رات اور لال باغ، میں کشمیر کے مناظر اور کشمیریوں کے استحصال کو موضوع بنایا ہے۔

محمود ہاشمی نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز بہ طور افسانہ نگار کیا۔ان کے افسانوں میں اور شہنائیاں بجتی رہیں اور ٹالسٹائی کی کہانیاں شامل ہیں۔ ٹھاکر پونچھی کے افسانوں میں پونچھ اور جموں کے آس پاس کی زندگی کے رنگ موجود ہیں۔ان کے افسانوی مجموعوں میں زندگی کی دوڑ، چناروں کے چاند، موت کے سائے، زعفران، معاوضہ، اندھے کی بیوی اور ڈھولک بجتی رہے، شامل ہیں۔ قدرت اللہ شہاب کو تقریباً سب تذکرہ نگاروں نے کشمیر کے اہم اور رجحان ساز افسانہ نگار قرار دیا ہے۔ انھوں نے اپنے افسانوں کے مجموعوں نفسانے، ماں جی اور سرخ فیتہ میں کشمیریوں کی غربت اور استحصال کو بہت سبھاؤ نے انداز میں پیش کیا ہے۔

غلام الثقلین نقوی کشمیر سے تعلق رکھنے والے ان افسانہ نگاروں میں سے ہیں جنھوں نے تقسیم برصغیر اور تاسیس تک اپنے فنی سفر کا آغاز کر دیا تھا۔ان کے افسانوں میں بند گلی، شفق کے سائے، لمحے کی دیوار، نغمہ اور آگ، دھوپ کا سایہ اور سرگوشی ہیں۔ رشید امجد کے اسلوب کو بنانے والا سب سے اہم اور بڑا حوالہ کشمیر ہے۔ان کے بے زار آدم کے بیٹے، کاغذ کی فصیل، ریت پر گرفت، سہ پہر کی خزاں، پت جھڑ میں خود کلامی، بھاگے ہے بیاباں مجھ سے، دشتِ نظر سے آگے، شعلہ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد، فنا دگی میں ڈولتے قدم اور سبز پھول افسانوی مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں۔ کشمیری لال ذاکر کے افسانوی مجموعہ جب کشمیر جل رہا تھا، میں چار افسانے شامل ہیں۔

آزاد جموں و کشمیر کے سابق صدر کے ایچ خورشید مرحوم کی شریک حیات، سابق خاتونِ اول بیگم ثریا خورشید کا افسانوی مجموعہ املتاس کے پیڑ ہے جس میں سترہ افسانے شامل ہیں۔ موصوفہ کے افسانوں کا بنیادی موضوع عورت اور محبت ہی ہے لیکن انھوں نے کشمیر کے رنگوں اور غموں کو اپنے ہی انداز میں بیان کیا ہے۔ کہکشاں ملک کے اردو کے افسانوی مجموعے ساعت کا پھیلاؤ اور جھیل اور جھرنے ہیں۔ان میں سے جھیل اور جھرنے کا پس منظر مکمل طور پر کشمیر ہے اس کتاب میں کل چودہ افسانے ہیں۔ کشمیر کی کلاسیکی اور نو کلاسیکی تہذیب اپنے تمام رنگوں کے ساتھ موجود ہے۔ محمد الیاس آزاد کشمیر کے اہم افسانہ نگار ہیں۔ ان کے اردو افسانوی مجموعوں میں لوحِ مزار پر لکھی کہانیاں، مور پنکھ پہ لکھی آنکھیں، صدیوں پر محیط ایک سفر، باداموں والی گلی اور پانی، شامل ہیں۔ان کے افسانوی کردار

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

زیادہ تر نچلے طبقے کے ہیں۔ غیرت، جنس، استحصال، جدوجہد اور کہیں کہیں محبت بھی ان کے افسانوں کے موضوعات ہیں۔ان کے اسلوب کی خاص بات ان کی جزئیات نگاری ہے۔

محمد صغیر قمر آزاد کشمیر کے اندر افسانہ نگاری میں ایک اہم نام ہے۔ان کے افسانوں میں خونی لکیر اور اصحاب جنوں شامل ہیں۔ان کے افسانوں کا مجموعہ خونی لکیر میں دس افسانے شامل ہیں۔ان کے افسانوں کا بنیادی موضوع جہاد کشمیر ہے۔ منیرہ احمد شمیم ایک صاحبِ اسلوب افسانہ نگار ہیں۔ شب گزیدہ اور سرما کا اداس چاند، ان کی تحریر کردہ اہم کہانیاں ہیں۔ منیرہ احمد شمیم کا اسلوب شاعرانہ ہے۔ان کے افسانے بھی بنیادی طور پر کشمیر کے پسِ منظر میں لکھے گئے ہیں۔ فوزیہ نقوی کے افسانوں میں بند گلے کا کوٹ، تم کون ہو؟، چوٹی، چنار اور وطن کی یاد، خالصتاً کشمیری پس منظر میں لکھے گئے افسانے ہیں۔آزاد کشمیر میں افسانہ نگاری کے فن میں پروفیسر عظمت یزدانی جو آپا عظمت یزدانی کے نام سے مشہور ہوئیں اہم نام ہے۔

پروفیسر وقار ملک آزاد کشمیر کے اہم افسانہ نگار تھے۔ان کی افسانے ایک کے بعد ایک، دو چٹان، لالہ کے پھول، کونپل جیت گئی اور تھیڑ کے کردار، کشمیر کے اساطیری کرداروں اور ریاست جموں وکشمیر کے پھلوں کے نام پر رکھتے ہیں۔وہ اپنے افسانوں میں محبت کی حکایت بیان کرتے دکھائی دیتے ہیں لیکن آپ کو ان کے افسانوں میں ساتھ ہی ساتھ مزاحمت اور حریت کا پہلو بھی دکھائی دے رہا ہے۔ محمد سعید احمد کا نام کشمیریات کے ساتھ ساتھ افسانہ نگاری میں بھی اہم ہے۔انھوں نے غیرتِ کشمیر کے عنوان سے آزاد کشمیر کے اردو افسانے کا ایک مجموعہ مرتب کیا ہے۔اس انتخاب میں کشمیر کے 22 افسانہ نگاروں کی 35 کہانیاں شامل ہیں۔اس انتخاب کا عنوان نجمہ محمود کی کہانی، غیرتِ کشمیر، کے نام پر رکھا گیا ہے۔ان کے افسانوں کے اہم موضوعات میں کشمیر کا قومی تشخص، خود مختارانہ حیثیت اور حریت پسندانہ فکر زیادہ اہم ہیں۔ان کے افسانوں قبر، رستمِ کشمیر، بستی کا المیہ، لاوارث، اندھا غار اور دو مسافر میں ان کی نظریاتی فکر کا صحیح معنوں میں جھلکتی ہے۔

احمد شمیم ایک منفرد شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے افسانہ نگار کے طور پر بھی سامنے آتے ہیں۔ان کے دو افسانے الاؤ اور ہولناک تصویریں، ریاست جموں وکشمیر کے پس منظر میں لکھے گئے ہیں۔ یہ دونوں افسانے سعید احمد کی مرتب کردہ افسانوں کی کتاب غیرتِ کشمیر میں شامل ہیں۔ منصور قیصر، کہکشاں ملک کے میاں ہیں،

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

منصور قیصر کا آزاد کشمیر سے رشتہ کہکشاں ملک کے حوالے سے تھا، لیکن انھوں نے اپنی شریکِ حیات کے وطن کو اپنا وطن سمجھا۔ان کا افسانہ، وطنی، مظفر آباد کے پس منظر میں لکھا گیا ہے۔پروفیسر خالد نظامی گورنمنٹ کالج میرپور کے سابق استاد، چراغ حسن حسرت کے بھانجے اور پاکستان کے سابق سفیر کا افسانہ درد کے روپ، محمد سعید احمد کے انتخاب میں شامل ہے۔ سلیم خان گمی ملازمت کے سلسلہ میں مظفر آباد میں مقیم رہے ہیں۔ انھوں نے قیامِ مظفر آباد کے دوران کشمیر کے پس منظر میں دو افسانے، خون کی مشعل روشن اور آخری حملہ لکھے ہیں۔امجد ممتاز کی زمانہ طالب علمی کے تین افسانے، خالی پریڈ ، ٹیٹوال کی رابعہ اور شناختی کارڈ ، آزاد کشمیر کے افسانوی ادب کے فروغ میں اہم ہیں۔توصیف خواجا نظم کے ایک اچھے شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ افسانہ نگار بھی ہیں۔ان کے قابلِ ذکر افسانے شاید، خیمہ بستی اور پردے ہیں۔

ان افسانہ نگاروں کے علاوہ آزاد کشمیر میں ہونے والی افسانہ نگاری میں رسول طاؤس بانہالی کی کشمیر کی لوک کہانیاں، جمیلہ علاؤ الدین آغا کی کشمیر کی کہانیاں، مرحب قاسمی، لیرلیر دامن اور پابجواں، محمد کبیر خان کے لوٹ پھوٹ ، شاکس آفٹر شاک، نصیر احمد ناصر کا افسانہ نئی تصویر ، احمد حسین مجاہد کا افسانہ، اثاثہ ، نجمہ محمود کے دو افسانے، لہو اور زمین اور غیرتِ کشمیر، غیاث صحرائی کے تین افسانے، غمِ دوراں، میں جہاں بیٹھا ہوں اور جب بہار آئی، ابنِ مغنی کا افسانہ جب بہار آئی، الطاف پرویز کا افسانہ دھواں اور آگ ، تحسین جعفری کا افسانہ تکمیلِ آرزو اور الٹی میٹم ایس۔اے ناز کا افسانہ آزادی کے آکاش تلے ، ریاض احمد غازی کا افسانہ پھولوں کی وادی، نسیم۔اے پرواز کا افسانہ دلاور خان ، منیر خالد کا افسانہ انتظار ، ناصر الدین کا افسانہ پگلی ، خواجا عبدالرشید کا افسانہ یادوں کے دریچے ، مقبول احمد سید کے افسانے اماوس کی رات اور یادیں ، بیگم نسیم علوی کا افسانہ بیٹی ، گلزار فاطمہ کا افسانہ کھڑکی ، سید مرتضیٰ گیلانی کا افسانہ ایمان کا سچا پاسبان، مقبول حسین کا افسانہ وہ دن ضرور آئے گا، شازیہ احمد گیلانی کا افسانہ اجنبی کا راستہ، رضیہ اسلم کا افسانہ ادھورے ارمان، عقیلہ کاظمی کا افسانہ زعفران کے پھول، پروفیسر سعید ثاقب کا دوسوالی، غلام سرور رانا کا افسانہ نفرت کی بیل ، فیاض نقی کا پیاری بہناں ، ظفر اقبال کا خوشبو، صاحبزادی انور کوثر کا دلدل کا پھول ، مقصود احمد راہی کا خواب کی تعبیر، نوشاد کاظمی کا افسانوی مجموعہ مسافرت ، راجا شوکت اقبال کے خواب کا پایاں موڑ اور غلاموں کی بستیاں ، فرہاد احمد فگار کا بے بسی اور گنگن پروفیسر خالد حسین کا بہتی ندیا، خواجا محمد عارف کا الہ دین کا دماغی، پروفیسر منیر

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

احمد یزدانی کا محبتوں کے چراغ، پروفیسر منور حسین کا زندگی بھنور ہے کہ کنارہ، عالیہ سکندر کا احساس، ڈاکٹر سی۔ایس حنیف کا دیئے کی لو، پروفیسر محمد الیاس ایوب کا احساس زیاں، ڈاکٹر شفیق انجم کے تھک کر گرتے شوخ پرندے، میں۔میں، لکھت لکھتی رہی اور روشنی آواز دیتی ہے، نند گوپال کا باوا آدم کے بیٹے، ایوب شبنم کا شاہین عظمت علی خان کا میں ہی تو ہوں، رانا فضل حسین کا سرخ سرخ پھول، ڈاکٹر میر یوسف میر کے نیلم کی پری، ابو جی، ماں، اقوام متحدہ کی سوتیلی محبت، ضیشم کے رنگ، پروفیسر افضال عالم کا مسلط کون، کے ساتھ حمید شاہ، محمد سعید، آسیہ ہاشمی، عباس گل، شہزاد ثانی اور کئی دیگر نام شامل ہیں۔

بہ حیثیت مجموعی آزاد کشمیر میں اردو افسانہ نویسی کی صنف مقدار اور معیار کے لحاظ سے ثروت مندانہ ہے۔اس روایت میں وہ افسانہ نگار بھی شامل ہیں جو آزاد کشمیر کے شہری تو نہیں ہیں لیکن بہ سلسلہ روزگار آزاد کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔ چناں چہ ان کے افسانوں کا تخلیقی پس منظر آزاد جموں و کشمیر سے ہے یا اگر تخلیقی پس منظر آزاد کشمیر نہیں ہے تو ان کے افسانوں کا فکری پس منظر یا موضوع کشمیر ہے۔کشمیر کے افسانوں کا اہم موضوع استحصال ہے جو مختلف صورتوں میں سامنے آتا ہے۔اس سفاکی اور ظلم و جبر میں کئی کردار ملوث ہیں۔بلاشبہ آزاد کشمیر میں افسانہ موضوع، ہیت اور مواد کے لحاظ سے افسانوی ادب میں قابل قدر اضافہ ہے۔

آزاد کشمیر میں اردو ناول:

نثری اصناف میں سے ایک صنف ناول ہے۔اردو میں ناول انگریزی زبان سے آیا۔ناول ایک سادہ کہانی ہوتی ہے جس میں روزمرہ پیش آنے والے اور معمولی واقعات کو بیان کیا جاتا ہے۔ڈپٹی نذیر سے لے کر آج تک اعلیٰ درجے کے ناول لکھے گئے ہیں۔

ریاست جموں و کشمیر میں ناول نگاری کا سفر اردو ناول نگاری کے ساتھ ہی شروع ہوا۔ریاست جموں و کشمیر میں ناول نگاری کی شروعات پنڈت سالگرام سالک اور محمد دین فوق کی ناول نگاری سے ہو جاتی ہے۔ سالگرام سالک نے داستان جگت روپ اور تحفۂ سالک تصنیف کر کے اور محمد دین نے انار کلی، رام کہانی، اکبر، خانہ بربادی، نیم حکیم، ناکام، عصمت آرا، غم نصیب، محروم تمنا، مہذب ڈاکو، مسٹر ز آف امرتسر، غریب الدیار، سٹوڈنٹس لائف اور حرفِ مطلب جیسے ناول لکھ کر کشمیر میں اردو ناول نگاری کی روایت ڈالی۔ڈاکٹر برج پریمی اس حوالے سے لکھتے ہیں:

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

> "ریاست جموں و کشمیر میں سب سے پہلے ناول نگاری کی شروعات پنڈت سلگرام سالک اور محمد دین فوق نے کی۔ سالگرام سالک نے "داستان جگت روپ" اور "تحفۂ سالک" تصنیف کر کے نثر کے اس شعبے کی طرف توجہ کی۔ اس سے بھی بہتر کوششیں محمد دین فوق کے ہاں ملتی ہیں۔"(3)

ریاست جموں و کشمیر میں اردو ناول نگاری کے فن کے فروغ میں ایک بڑا نام کرشن چندر کا ہے۔ ان کے اردو ناولوں کی تعداد 48 ہے۔ کرشن چندر کے ناولوں میں، شکست، جب کھیت جاگے، طوفان کی کلیاں، دل کی وادیاں سو گئیں، آسمان روشن ہے، باون پتے، ایک گدھے کی سرگذشت، ایک عورت ہزار دیوانے، غدار، سڑک واپس جاتی ہے، دادر پل کے بچے، برف کے پھول، بھور بن کلب، میری یادوں کے چنار، گدھے کی واپسی، چاندنی کے گھاؤ، ایک گدھا نیفا میں، ہانگ کانگ کی حسینہ، زرگاؤں کی رانی، مٹی کے صنم، درد کی لہر، لندن کے سات رنگ، کاغذ کی ناؤ، فلمی قاعدہ، پانچ لوفر، پانچ لوفر ایک ہیروئن، گنگا بہے نہ رات، دوسری برف باری سے پہلے، گوالیا کا حجام، بمبئی کی شام، چندا کی چاندانی، ایک کروڑ کی بوتل، مہارانی، پیار ایک خوشبو، مشینوں کا شہر، کارنیوال، آئینے اکیلے ہیں، چمبل کی چنبیلی، اس کا بدن میرا چمن، محبت بھی قیامت بھی، سونے کا سنسار، سپنوں کی وادی، آدھا راستہ، ہونولولو کا راجکمار، سپنوں کی راہ گزریں، پہلگام کا بدنام، زرگاہوں کی رانی، فٹ پاتھ کے فرشتے اور آدھے سفر کی پوری کہانی وغیرہ ہیں۔ ان کے ناول کا ایک بڑا موضوع کشمیر اور حسنِ کشمیر ہے۔

نرسنگداس نرگس ریاست جموں و کشمیر کے اہم تخلیق کار ہیں۔ انھوں نے عمدہ ناول تخلیق کیے ہیں۔ ان کے ناولوں میں نرملا اور پاربتی زیادہ اہم ہیں۔ ملک رام آنند نے افسانہ نویسی کے ساتھ ساتھ بہترین ناول بھی تخلیق کیے۔ ان کے ناولوں میں نئے خدا، دھکتے پھول شبنم آنکھیں، صلیب اور دیوتا، اپنے وطن میں اجنبی اور نئے دن پرانے سال شامل ہیں۔ ان کے ناولوں میں کشمیر کے ساتھ ساتھ ترقی پسند تحریک سے فکری اور نظریاتی وابستگی بھی ایک بڑا حوالہ ہے۔ کشمیر لال ذاکر ایک اہم تخلیق کار ہیں۔ ناول کے فروغ میں آدھے چاند کی رات، انگوٹھے کا نشان، دھرتی سدا سہاگن، لمحوں میں بکھری ہوئی زندگی، سیندور کی راکھ، جاتی ہوئی رت، خون پھر خون ہے، ڈوبتے سورج کی

کتھا، چھٹی کا دودھ، چار میل لمبی سڑک ، میں اسے پہچانتی ہوں، کرماں والی اور سمندر سلیب اور وہ جیسے ناول شامل ہیں۔ذاکر کے ناولوں کا پس منظر کشمیر ہی ہے۔جب کہ لمحوں میں بکھری ہوئی زندگی ایک سوانحی ناول ہے۔

ٹھاکر پونچھی ریاست جموں وکشمیر کی ناول کی تاریخ میں ایک اہم نام ہے۔ ان کے ناول رات کے گھونگٹ، ڈیڈی، وادیاں اور ویرانے، پیاسے بادل، شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک، یادوں کے کھنڈر، چاندانی کے سائے، زلف کے سر ہونے تک اور اب میں وہاں نہیں رہتا جہاں ایک طرف ان کے نظریے اور فکر کی عکاسی کرتے ہیں وہاں ترقی پسندی کے رجحانات اور ڈوگرہ طرز زندگی کی حقیقی تصویریں بھی پیش کرتے ہیں۔ قدرت اللہ شہاب کی تصنیف یاخدا کو اپنے حجم کے اعتبار سے ناول/ناولٹ کہا جا سکتا ہے۔شہاب نے اسے چار ابواب میں تقسیم کیا ہے جن میں اس کہانی کی کہانی، رب المشرقین، رب المغربین اور رب العالمین شامل ہیں۔حامدی کاشمیری کے ناول بھی اردو ادب میں ایک اہم اضافہ ہیں۔انھوں نے بہاروں کے شعلے، پگھلتے خواب، اجنبی راستے، بلندیوں کے خواب، پرچھائیوں کا شہر اور برف کی آگ اپنی نوعیت کے اہم ناول اور ناولٹ لکھے ہیں۔آزاد کشمیر کے ادب میں سید محمود آزاد کا نام معتبر ہے۔ان کی وجہ شہرت ویسے تو تاریخ نویسی ہے لیکن انھوں نے، میں اور شیطان جیسا ناول بھی لکھا۔یہ ناول آزاد کشمیر کی ناول نگاری میں خاص انفرادیت کا حامل ہے۔

اردو زبان کی مایہ ناز کشمیری فکشن نگار کہکشاں ملک کے دو ناول منظرِ عام پر آئے ہیں۔ان میں چکڑ رنگی مورتی پنجابی زبان میں ہے اور اک شخص آشنا سا اردو میں لکھا گیا ہے۔ناول اک شخص آشنا کا بنیادی موضوع وزیرِ اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی سیاسی زندگی کا المیہ ہے۔سلمان عارف کا شمار آزاد کشمیر کے اہم ناول نگاروں میں ہوتا ہے۔ان کے ناولوں میں رومانویت، مذہب، جدوجہد تحریک آزادی کشمیر اور محبت جیسے موضوعات شامل ہیں۔ان کے ناول پہلی لغزش، آبروئے ملت، فرصت، ٹوٹی کہاں کمند، اور محاصرہ ٹوٹ گیا اور حجاز و حرم تخلیقی سرمائے میں خوب صورت اضافہ ہیں۔سردار بشیر احمد صدیقی آزاد کشمیر کے اردو ادب میں ایک بڑا نام ہے۔انھوں نے دیگر اصناف کے ساتھ ساتھ بنتِ کشمیر، ننھا مجاہد اور جوق در جوق جیسے اہم ناول بھی تخلیق کیے۔پہلے دونوں ناول کشمیر کے پس منظر میں لکھے گئے ہیں۔جب کہ تیسرا ناول جوق در جوق ایک رومانوی ناول ہے۔

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

عبدالسلام کا ناول کشمیر کا شاہین 51 ابواب پر مشتمل در حقیقت ایک واقعاتی ناول اور تحریک آزادی کشمیر کے تناظر میں لکھا گیا ہے۔ پروفیسر مقصود احمد راہی کا ناول دخترِ کشمیر 13 ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ ناول تحریکِ آزادی کشمیر کے پسِ منظر میں لکھا گیا ہے۔ سردار عنائیت اللہ خان کا ناول کشمیر کی کلی آزاد کشمیر میں اردو ناول نگاری کی روایت میں ایک اہم اضافہ ہے۔ ناول میں عامیانہ رومانوی زبان کی جھلکیاں جابہ جا موجود ہیں۔ پروفیسر حفیظہ رحمان کا پہلا ناول متن مدنو 103 بواب پر مشتمل ہے۔ یہ کشمیر کی تحریکِ آزادی کی تازہ لہر 1990 کے بعد کے پس منظر میں لکھا ہوا ایک جذباتی ناول ہے۔ سچے دوست کی تلاش محمود فریدی کا ناول ہے۔ اسی طرح محمود ہاشمی کا موت کا جنم، غلام رسول سنتوش کا سمندر پیاسا ہے، عبدالغنی شیخ کا وہ زمانہ، شبنم قیوم کا زندگی اور موت، پرانی ڈگر اور نئے قدم، جان محمد آزاد کا، وادیاں بلا رہی ہیں، محمد کبیر خان کا وزٹنگ فادر، مرحب قاسمی کا کرچیوں میں مسکن، عبدالرشید مغل کا اُڑن کھٹولا، الطاف قریشی کا تاراکلس عبدالسلام ملک کا سایہ، بھگوان سوچتا رہا، محمد شریف طارق ایڈووکیٹ، خونی لکیر، ڈاکٹر شفیق انجم کا، وجود، حفیظ الرحمن کرہلوی کا کشمیر کی بیٹی قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں سردار احمد صدیقی کشمیر کی بیٹی، ساجدہ حبیب جائے پناہ اور ماجد نذر کا آنکھیں جیسے مختلف موضوعات پر ناول تخلیق کر چکے ہیں۔

بہ حیثیت مجموعی اردو ناول کی صنف بہت حد تک اطمینان انگیز ہے۔ ریاست جموں و کشمیر نے اردو ناول کو بڑے بڑے نام دیے۔ اسی ریاست میں ٹھاکر پونچھی، لال ذاکر، کرشن چندر اور کئی عظیم ناول نگار پیدا ہوئے۔ تاہم دیگر اصناف نثر کے مقابلے میں آزاد کشمیر میں اردو ناول نگاری کے حوالے سے کچھ زیادہ کام تو نہیں ہوا بہر حال جو ناول لکھے گئے ہیں ان کی وجہ سے کشمیر کے کئی گوشے سامنے آئے ہیں۔ زیادہ تر ناول مسئلہ کشمیر اور تحریک آزادی کشمیر کے ہی تناظر میں لکھے گئے ہیں۔

آزاد کشمیر میں اردو ڈراما:

اردو ادب میں فکشن کی دیگر اصناف کی طرح ڈراما بھی ایک اہم صنف کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ڈراما بنیادی طور پر کرنے اور کر کے دکھانے کی چیز زیادہ اور پڑھنے اور لکھنے کی چیز کم ہے۔ اردو میں واجد علی شاہ کا ڈراما رادھا کنہیا اور امانت لکھنوی کا ڈراما اندر سبھا سے لے کر آج تک بہترین ڈرامے لکھے گئے ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر میں ڈرامے کی صنف کے حوالے سے ڈاکٹر برج پریمی لکھتے ہیں:

"ریاست جموں وکشمیر میں اردو ڈراما کی کمی یا دوسری اصناف کے مقابلے میں اس کی پسماندگی قابل فہم ہے۔ لیکن اس کی کمی کے باوصف کشمیر میں ڈراما نگاری کی روایت سے انکار بھی ناممکن ہے۔"(4)

ریاست جموں وکشمیر میں دیومالائی تصورات اور مذہبی اقدار کی بنا پر ادب اور آرٹ کو بہت ترقی ملی۔ خاص کر سنسکرت دور میں ڈرامائی آرٹ کو خوب فروغ ہوا۔ مسلم دور میں بھی تمام تر مذہبی تحفظات کے باوجود ڈرامائی فن کسی نہ کسی صورت میں برقرار رہاہے۔ ریاست جموں وکشمیر میں ڈرامے کی تشکیل وتہذیب اور ارتقا میں بھانڈ، پاتھر اور رقص کی محفلوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ ایک لحاظ سے چلتا پھرتا سٹیج تھا جو لوگوں کو مختلف موقعوں پر اپنے بھانڈ، رقص وسرور، اور نقلوں سے خوش کرتے تھے۔ پھر ڈراما کمپنیوں کے قیام سے ڈراما نگاری کو عروج حاصل ہوا۔ ریاست جموں وکشمیر میں اردو ڈراما نگاری کا فن کشمیر ہی کے فرزند آغا حشر کاشمیری جنھیں اردو ڈرامے کا شکسپیئر کہا جاتا ہے کے ہاتھوں عروج کی منزلوں کو پہنچا۔ ریاست میں ڈرامیٹک کلب اور تھیٹریکل کمپنیوں کے قیام نے ڈرامے کے فن کو ترقی دی۔

ریاست جموں و کشمیر میں اردو ڈرامے کی روایت میں صاحب زادہ محمد عمر اور نور الٰہی کے نام اہم ہیں۔ صاحبزادہ محمد عمر اور نور الٰہی ہی صنف ڈرامے کے حوالے سے وہ عظیم نام ہیں جنھوں نے عالمی ڈرامے کے موضوع پر پہلی کتاب ناٹک ساگر، عطا کی۔ یہ کتاب اردو ڈرامے کی تاریخ پر پہلی مربوط کتاب ہے۔ اس کے علاوہ ان کے ڈراموں میں تین ٹوپیاں، بگڑے دل ، ظفر کی موت ، جانِ ظرافت ، روحِ سیاست ، قزاق ،اسکندر، پہلی پیشی، خواب پریشان، ڈرامے چند، موجودہ لندن کے اسرار اور مدہم پنچم شامل ہیں۔ ان کے ڈرامے تقریبا تمام خصوصیات کے حامل نظر آتے ہیں۔ فکر کے ساتھ ساتھ زبان و بیان کے اعتبار سے بھی کمال کے ڈرامے ہیں۔ ریاست جموں وکشمیر میں اردو ڈرامے میں دیناناتھ کا نام بھی ہے انھوں نے رکمنی ہرن (1933ء) کے عنوان سے ایک ڈراما لکھا۔ ڈاکٹر محمد اجمل خان نیازی نے محمد دین فوق کا ایک غیر مطبوعہ ڈرامے زمین دار سر گزشت کو دریافت کیا ہے، ان کے مطابق یہ ڈراما 1950ء کی دہائی میں لکھا گیا ہے۔

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

ریڈیو کشمیر جموں کے جن ڈرامہ نویسوں نے اس فن کو فروغ دیا ان میں پشکر ناتھ کا نام سربلند ہے۔ جو اپنے پہلے ڈرامہ چندر مکھی کے علاوہ تین سو سے زیادہ ڈرامے اردو میں لکھ چکے ہیں۔ رام کمار ابرول کے بھی متعدد ڈرامے اشاعت ہوئے ہیں جن میں چار ڈراموں پر مشتمل مجموعہ میں دوراہا، ایک قبر دو آنسو، سادھی کی مٹی اور زندگی اور موت کے عنوانات شامل ہیں۔ دوسرا مجموعہ دھرتی اور ہم تیسرا مجموعہ انسان جیت گیا'' شامل ہیں۔ ان کے سبھی ڈرامے زندگی کی حقیقی حقیقتوں کے عکاس ہیں۔ ہنسی نر دوش نے بھی اپنا ڈراما، رات کا مہمان تحریر کیا۔ ریڈیو جموں کے دیگر ڈرامانگاروں میں سکھ دیو سنگھ، مہیش شرما، ٹھاکر پونچھی کے علاوہ کچھ اور نام بھی قابل ذکر ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر میں اردو ڈراموں کی تشکیل و ترقی میں ریڈیو جموں اور سری نگر نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ریاست جموں و کشمیر میں اردو ڈرامے کی روایت میں پنڈت وشوا ناتھ بی اے ''تلاش حقیقت''، ماسٹر غلام حیدر، ماسٹر رحمت اور ان کے ساتھی ماسٹر شریف، غلام احمد حلوائی، غلام محمد حجام، عبدالسلام اور دیگر نے بھی اہم کردار ادا کیا۔

1947ء کے بعد سیاسی ابتری اور بے چینی کی کیفیت کی وجہ سے تخلیق کاروں نے ایک ادبی محاذ جسے کلچرل فرنٹ کہا گیا قائم کیا۔ بعد میں یہی کلچرل فرنٹ آل سٹیٹ کانگریس میں تبدیل ہوا۔ محمود ہاشمی کا ڈراما کشمیر یہ ہے اسی کلچرل فرنٹ سے پہلی بار اسٹیج کیا گیا۔ ان کا ایک اور ڈرما انار کلی کی واپسی بھی ہے۔ اسی زمانے میں تھیٹر سے پریم ناتھ پر دیسی کے ڈرامے مجاہد شیر وانی اور سوالی بھی سٹیج ہوئے۔ دیگر میں راج ہنس کھنہ، دینا ناتھ نادم، قیصر قلندر، صلاح الدین احمد، گردھاری دھر، پران کشور، اوشا کشپ، موہن لعل ایما، شیلا بھاٹیہ لکھوار شامل تھے۔ علی محمد لون کلچرل فرنٹ شعبہ ڈرامے کے سربراہ بھی رہے۔ ان کے ڈرامے گھروندے، دیوانے کا خواب اور چٹان بھی اسی دور میں سٹیج ہوئے۔ وجے سمن سوسن کا انگمان، دیانند کپور کا تاج، جگ دیش کنول کا پردے کے پیچھے، ایم۔ اے عزیز کا نوشتہ تقدیر، آزر عسکری کا چار سو بیس، نرسنگداس کا تعارف، دیانند، موتی لال کپور کا حرف آخر، رام کمار ابرو کے انسان جیت گیا، دھرتی اور ہم، چکی کے پاٹ، شری رام شرما کا امر جیوتی، منوہری رائے زادے کا اردو ڈرامے، کرشن چندر کے دروازہ، دروازے کھول دو، قدرت اللہ شہاب کا سرخ فیتہ اور اسی طرح دیدراہی لالہ، پنڈت گوپی ناتھ اشک اور کئی دیگر نام شامل ہیں۔

اس کے بعد ڈرامائی فن کو جن لوگوں نے ترقی دی ان میں سر شار ملک کا مہمان اہم ہے۔ یہ پہلا اردو اسٹیج ڈراما ہے جو 1972ء میں مظفر آباد میں ہوا۔ نعیم اختر کا سرزمین وطن لہو مانگتی ہے، الطاف قریشی کا گجری، ایم۔بی لون کے کھلونا ہے آدمی، کشمیر کی بیٹی، جنت کے ٹکڑے، اے میرے کشمیر، کلیم جرال کے آخر کب تک، 'مسٹر ایکٹر، اصغر علی معصوم کے مجاہد کی پکار، کشمیر کے قاتل، 'کربلائے کشمیر، ریاض صدیقی کا بکرے اور قصائی، اشتیاق احمد آتش کے لہو کے چراغ، شیخ چلی، دال میں کالا، اپنی جنگ رہے گی، جذبہ آزادی، رنگ لائے گا لہو، جنگ جاری رہے گی، خونی لکیر، آتش چنار، سرخ لکیر، آستین کا سانپ، نوکر سرکار دا، پاؤں کی زنجیر، زندگی تو ہی بتا اسلم بھٹی کا شوہر آسان قسطوں میں شامل ہیں، آزاد کشمیر میں اردو ڈرامے کی روایت میں سید بشیر حسین جعفری، عاصم میر، حنیف راتھر، تنویر جرال، آزاد جرال، راجا قیصر امان اللہ، طارق میرپوری، میر طلعت میر، بشیر احمد صدیقی، نصراللہ خان ناصر، محمد صغیر قمر بھی اہم نام ہیں ۔ عطا محی الدین کے فرزند کشمیر، خاک اور خون ، مسافر ، پھول اورا نگارے ، ارشد شیزی کے ماتم، آنسوئے کشمیر، درد کا سمندر، دھرتی، آگ اور شعلے، دھرتی ماں ، جانوں سن ذرا، ہم سب چار ہیں، راجا اب تو آجا، ہم سب چور ہیں، ڈاکٹر حبیب الرحمن کا چاچی میں کراچی اور رانجھار نجاٹے دا، ایم بی لون کے ماما دس لاکھ کا، اور دیوانے تیرے شہر میں، فاروق اعوان کا ماہی آوے گا، مدثر شاہ کا تماشا ہے زندگی قابل ذکر ڈرامے ہیں۔اس کے علاوہ تحسین جعفری، میر غلام احمد کشفی، مسعود کشفی، ڈاکٹر صابر آفاقی، مظفر احمد ظفر، محمود احمد، پروفیسر وقار ملک، افتخار ملک، سید محمد خان، مبارک علی، الطاف ندیم، اشتیاق خاور، عثمان مغل، شہزاد اقبال لولابی، نذیر احمد، ناہید زمان مغل ، مخلص وجدانی، اقبال ترانہ، نسیم راٹھور، عبدالحمید نظامی، احباب نقوی، اصغر قریشی، عرفان عرفی، جواد جعفری، ملک بشیر مراد، جمیل احمد میر، ظہور نظامی، یامین، رانا فضل حسین راجوروی، آفتاب درانی، جاوید چوہدری، ظفر لودھی، حنیف ڈار، پروفیسر خواجا خورشید احمد، پروفیسر منیر یزدانی، قمر اقبال، قمر جرال، پروفیسر شفیق راجا، سردار اشتیاق شہزاد، اسلم راجا، پروفیسر جان محمد آزاد، محمد کبیر خان اور پروفیسر فیاض نقی وغیرہ نے اس صنف کے فروغ کیلئے اپنے حصے کی شمع جلائی ہے۔

آزاد کشمیر میں ثقافتی اور ڈرامائی تنظیموں کا قیام عمل میں آیا۔ جن میں خاص طور پر ادب اجالا، کشمیر لٹریری سرکل بانی پروفیسر افتخار مغل، پاک کشمیر کلچرل سوسائٹی بانی شہزاد لولابی ایگل ویلفیئر اینڈ کلچرل سوسائٹی بانی نذیر احمد ما

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

کنوں، کشمیر آرٹس اینڈ کلچرل کونسل بانی اصغر علی معصوم، نیشنل آرٹس کونسل میر پور، ادارہ تعبیر میر پور بانی پروفیسر خواجا خورشید احمد، کشمیر بلڈ ڈونرز (کلچرل ونگ) بانی پروفیسر خواجا خورشید احمد کے ساتھ ساتھ کئی ثقافتی اور ڈرامائی تنظیمیں شامل ہیں جنھوں نے اس صنف کو فروغ دینے کی مساعی کی۔

مختلف تنظیموں کی طرف سے اسٹیج ہونے والے ڈراموں میں زہریلے سانپ، چارلی ان ٹربل، مجاہد کی پکار، خون کے عطیات کے لیے خصوصی کھیل، ٹی سٹال، ایسا بھی ہوتا ہے، کسے دایارنہ وچھڑے، دیوانہ تیرے شہر میں، دھرتی ماں کے آنسو، مائی آئے گا کے سمیت بیسیوں دیگر کھیل پیش کیے گئے۔ان تنظیموں کے لیے ڈراما لکھنے والوں میں پروفیسر وقار ملک، سید اشتیاق خاور، ملک بشیر مراد، ظفر لودھی، مظفر احمد ظفر، ایم۔ بی لون، افتخار احمد ملک، آفتاب درانی، عارف عرفی، ارشد شیزی، اصغر علی معصوم، شہزاد لولابی، جاوید چوہدری، مبارک علی، عثمان مغل، محسن قریشی اور جمیل احمد میر جیسے ڈرامانویس موجود ہیں۔ان کے علاوہ آزاد کشمیر میں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ڈراموں کی ایک طویل فہرست ہے۔آزاد کشمیر کے مایہ ناز ڈراما نگار اشتیاق احمد آتش "آزاد کشمیر میں اردو ڈرامے کی روایت" کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "تقسیم سے پہلے جب مہاراجا پونچھ میں وارد ہوئے تو ان کی دل نوازی کے لیے کوٹلی میں ایک ڈراما ہوا جس کا ایک کردار محیّ الدین قادری اب بھی کوٹلی میں موجود ہیں۔ خواجہ عطا محی الدین آج کل سینئر وکیل اور سیاسی جماعت کے مرکزی راہ نما بھی ہیں۔ پھر ہمیں پچاس کی دہائی میں مظفر آباد میں ڈرامے کی ایک روایت ملتی ہے۔اس وقت کے طالب علم وقار ملک (ریٹائرڈ ڈائریکٹر کالجز، چیئرمین تعلیمی بورڈ) افتخار ملک (ریٹائرڈ پروگرام منیجر آزاد کشمیر ریڈیو) اور ان کے ساتھی ان ڈرامائی سرگرمیوں میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔"(5)

آزد کشمیر میں اردو ڈرامے کا ایک اور دھارا اور یہاں کے ڈراموں کی ایک دھڑکتی ہوئی روایت آزاد کشمیر ریڈیو بھی ہے۔آزاد کشمیر میں اس وقت تین نشر گاہیں قائم ہیں تراڑ کھل، مظفر آباد اور میر پور۔ان نشر گاہوں میں آزاد کشمیر کے ڈرامانگاروں کی تخلیقات نشر ہوتی رہی ہیں۔آزاد کشمیر ریڈیو سے نشر شدہ ڈراموں پر ہزارہ یونی ورسٹی

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

مانسہرہ میں سندی تحقیق (برائے پی۔ایچ ڈی) کا کام بھی جاری ہے۔آزاد کشمیر میں اردو ڈراما نگاری کے خط و خال متعین کرنے اور اس فن میں کشمیر اور کشمیریت کے نشانات اُجاگر کرنے میں کشمیر کے پس منظر میں لکھے گئے بعض ڈراموں کے موضوعات اور ڈراما نگاروں کے اسالیب کا بھی بڑا دخل ہے۔کشمیر کے پس منظر میں لکھے جانے والے یہ ڈرامے اسٹیج، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے میڈیم میں پیش ہوئے ہیں۔اس کے علاوہ آزاد کشمیر کا ٹیلی ویژن چینل کیپیٹل نیوز بھی ڈراما کی نشر و اشاعت میں بر سرِ پیکار نظر آیا ہے۔ جس میں ون ایکٹ ڈراما نشر کیا جاتا ہے۔زیادہ تر ڈرامے کشمیر کے تناظر میں ہی لکھے گئے ہیں۔

آزاد کشمیر میں اردو رپورتاژ:

رپورتاژ فرانسیسی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب رپورٹ ہے۔ چشم دید حالات و واقعات کی تحریر کو رپورتاژ کہا جاتا ہے۔یہ صحافت اور ادب کی درمیانی کڑی ہے۔ریاست جموں و کشمیر میں اردو رپورتاژ کا بہت زیادہ ذخیرہ نہیں ہے۔ریاست جموں و کشمیر کے پس منظر میں کئی رپورتاژ لکھے گئے ہیں۔آزاد کشمیر سمیت برِ عظیم میں اردو رپورتاژ نگاری کی شروعات فرزند کشمیر کرشن چندر کے رپورتاژ، پودے، لاہور سے بہرام گلا تک اور صبح ہونے تک، سے ہوتی ہے۔کرشن چندر کا رپورتاژ پودے اردو کا پہلا رپورتاژ ہے۔یہ رپورتاژ 1945ء میں حیدر آباد دکن میں ادیبوں کی منعقدہ کل کانفرنس کے کے بارے میں تھا جس میں کرشن چندر نے شریک ادیبوں کا تعارف، اپنے سفر کی تفصیل اور دوسرے کچھ امور کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔اس وقت یہ ایک نئی چیز تھی جس کی وجہ سے اسے پہلا رپورتاژ کہا گیا۔ قدرت اللہ شہاب کا یا خدا بھی اردو میں 1947ء کے فسادات کے حوالے سے ایک اہم رپورتاژ ہے۔پروفیسر محمود ہاشمی کا رپورتاژ کشمیر اداس ہے، خوب صورت بیان اور عمدہ اسلوب کے باعث اردو کا بہترین رپورتاژ ہے۔یہ رپورتاژ کشمیر کے تناظر میں لکھا گیا ہے۔چرن جیت لال سہگل کا داستان ہزار دن، فسادات کے حوالے سے ان کے احساسات، جذبات اور واقعات کا اظہاریہ ہے۔ڈاکٹر افتخار مغل کا بھونچال آزاد کشمیر میں 2005ء میں ہونے والے زلزلے کی ہول ناک تصویر ہے۔ سری نگر جیل کی کہانی، تحریک آزادی کشمیر کے بانی راہ نما محمد مقبول بٹ کا ایک ایسا رپورتاژ ہے جو کشمیر کی جدید تاریخ میں ایک اساطیری کردار کی حیثیت رکھتا ہے۔ریاست جموں و کشمیر کے دیگر رپورتاژ نگاروں میں پریم ناتھ پردیسی کا پانچ دن، مرزا یعقوب گورمانی کا معرکہ سر سالہ، بیگم ثریا خورشید کا جلتا ہوا

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

کشمیر، سید سلیم گردیزی کا میں نے کشمیر جلتے دیکھا اور گرم پانیوں کی تلاش میں، محمد افضل ضیائی کا رپورتاژ جب کشمیر ڈوب رہا تھا، محمد شریف طارق کا خونی لکیر، یامین کا برف میں جلتے لوگ، محمد یوسف علیگ کا کشمیر نے جب انگڑائی لی، نثار حسین نقوی کا خوں آشام وطن، ڈاکٹر عبدالکریم کے پاکستانی جامعات: ادبی تحقیق اور علم کے فرعون، ہزارہ یونی ورسٹی میں قومی اردو کانفرنس اور اب دعائے نیم شب میں کس کو یاد آؤں گا، محمد سعید اسد کا سری نگر کا راستہ ظہور الدین بٹ کا سری نگر کی وادیاں ڈاکٹر شفیق انجم کا سنکیانگ نامہ کے علاوہ دیگر کچھ تحریروں میں اردو رپورتاژ کے بھی اثرات موجود ہیں۔

ریاست جموں و کشمیر میں اردو ادب میں اگرچہ مقدار کے لحاظ سے اردو رپورتاژ کا ذخیرہ بہت ثروت مند نہیں ہے لیکن جو اردو رپورتاژ لکھے گئے ہیں۔ وہ اردو ادب میں معیار کے لحاظ سے بہترین رپورتاژ ہیں۔ زیادہ تر رپورتاژ کشمیر کے ہی تناظر میں لکھے گئے ہیں تاہم دیگر موضوعات بھی شامل ہیں۔

آزاد کشمیر میں اردو سفر نامہ:

سفر نامہ ایک ایسی صنف ہے جو سیاح دوران سفر یا سفر کے اختتام پر تحریر کرتا ہے۔ اردو میں یوسف خان کمبل پوش کا سفر نامہ عجائبات فرنگ پہلا سفر نامہ ہے۔ عجائبات فرنگ سے لے کر آج تک اردو میں کمال کے سفر نامے تحریر کیے گئے ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر ہر دور میں اپنی خوب صورتی کی بدولت لوگوں کی توجہ اور دل کشی کا مرکز رہی ہے۔ کشمیر میں سفر نامے کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ ہیرو ڈوٹس، مارکوپولو، فاہیان، ہیون سانگ، اوکونگ، البیرونی، فرانکوئس برنیئر، جارج فاسٹر، ڈی سدری، ولیم مور کرافٹ اور کئی دیگر سیاحوں نے کشمیر کا ذکر اپنے سفر ناموں میں کر کے ریاست جموں و کشمیر کی تاریخ کے کئی گوشوں کو منظر عام پر لایا ہے۔ سید سلیم گردیزی اس حوالے سے اپنی تصنیف ''غیر ملکی سیاحوں کی سیاحت کشمیر'' میں لکھتے ہیں:

> "اس جنت نظیر خطے کی ایک جھلک دیکھنے ہر دور میں سیاح آتے رہے۔ ان میں سے بعض نے باقاعدہ سفر نامے لکھے، جو دنیا کے مختلف ملکوں سے مختلف زبانوں میں شائع ہوئے اور دنیا بھر میں اس خوب صورت خطے کے تعارف کا باعث بنے۔"(6)

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

ریاست جموں و کشمیر میں اردو زبان کی پہلی نثری تصنیف چودھری شیر سنگ کا "سفر نامہ بخارا" ہے جو مہاراجا رنبیر سنگھ کے عہد میں لکھا گیا۔ اس لحاظ سے دیکھیں تو ریاست جموں و کشمیر کی کتابی صورت میں اولین ترین تحریر ہی ایک سفر نامہ ہے۔ اسی دور کا ایک اور سفر نامہ "سفر نامہ عزت اللہ" بھی ہے۔ ڈاکٹر ضیاالدین اپنے مضمون "کشمیر میں سفر نامے کی روایت" میں لکھتے ہیں:

"ہماری ریاست (جموں و کشمیر) میں سفر نامے کے ابتدائی نقوش ہمیں پنڈت سالگرام سالک (1857ء۔1929ء) کے سفر نامے "تحفہ سالک" میں ملتے ہیں۔"(7)

ڈاکٹر ضیاالدین کے مطابق ریاست جموں و کشمیر (مقبوضہ) میں آٹھ سفر نامے ملک راج صراف کا میری پاکستان یاترا، اوم پرکاش کا پاکستان میں دو دن، جگن ناتھ آزاد کا پشکن کے دیس ہیں اور کولمبس کے دیس میں، صوفی غلام محمد کا روس کا سفر، خواجا ثنااللہ بٹ کا پاکستان کا سفر، حامدی کاشمیری کا، پاکستان کا سفر اور وجیہہ احمد اندرابی کا پاکستان کا سفر لکھے گئے ہیں۔

آزاد کشمیر میں منظر عام پر آنے والے سفر ناموں میں محمد دین فوق کے سفر نامے معلوماتی اور تاریخی ہیں۔ دوسری اصناف کے ساتھ ساتھ انھوں نے چھے سفر نامے بھی لکھے ہیں، جن میں سفر نامہ کشمیر، رہنمائے کشمیر، شاہی سیر کشمیر، دیہاتی و پنچایتی سفر نامہ، نہرو کا سفر نامہ کشمیر، اور سفر نامہ ڈھاکا شامل ہیں۔ سفر نامہ کشمیر (1907ء) کا شمار ریاست جموں و کشمیر کے ابتدائی سفر ناموں ہوتا ہے۔ انھوں نے اپنے سفر ناموں میں اپنے مشاہدات کو تاریخی معلومات کی بنا پر بیان کیا ہے۔ کرشن چندر نے دیگر اصناف کے ساتھ ساتھ سفر نامہ صبح ہونے تک بھی لکھا ہے۔ بیگم ثریا خورشید کا بانہال کے اُس پار جولائی 1981ء سے اگست 1981ء تک کے 37 دنوں کا کشمیر کا سفر نامہ ہے۔ میجر طلا خان سدوزئی کا سفر نامہ میرا سفر نامہ ان کی سیاحت ہندوستان پر مشتمل ہے۔ ملک راج صراف کا سفر نامہ میری پاکستان یاترا پاکستان کا سفر نامہ ہے۔ وہ (1979ء) میں پاکستان آئے تھے۔ اوم پرکاش کا سفر نامہ پاکستان میں دو دنان کے دو روزہ دورہ پاکستان، جو انھوں نے (1946ء) میں شیخ عبداللہ کے ساتھ کیا تھا کی روداد ہے۔ جگن ناتھ آزاد کے سفر نامے پشکن کے دیس میں، جنوبی ہند میں دو دن اور کولمبس کے دیس میں، اپنی نوعیت کے اہم سفر نامے ہیں۔ پشکن کے دیس میں روس کے سفر کی روداد ہے، کولمبس کے دیس میں امریکہ اور جنوبی ہند میں دو دن جنوبی ہند

کے رودادِ سفر پر مشتمل ہے۔ بیگم ثریا خورشید کا سفر نامہ بانہال کے اُس پار ریاست جموں و کشمیر کے تاریخی پس منظر، سیاسی اور سماجی حالات کو بیان کرتا ہے۔ ڈاکٹر صابر آفاقی نے دیگر اصناف کے ساتھ ساتھ کثرت نظارہ، سفر محبتوں کا اور خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جیسے سفر نامے بھی تصنیف کیے ہیں۔ 'کثرت نظارہ گیارہ ممالک کا سیاحت نامہ ہے، سفر محبتوں کا مقبوضہ کشمیر کا سفر نامہ ہے اور خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا قیام ایران کی یاداشتیں ہیں۔ جان کشمیری کا سفر نامہ گوجرانوالہ سے اسلام آباد تک کا سفر ہے۔ جس میں انھوں نے وطن کی محبت کے حوالے سے تاریخی حوالوں اور ماضی کی محبتوں کو جگمگانے کی کوشش کی ہے۔

اسی طرح سید سلیم گردیزی کا سفر نامہ "میں نے کشمیر جلتے دیکھا" ان کے بہ قول شعلوں میں گھری، آنسوؤں سے تر اور خون سے لتھڑی وادی کشمیر کا سفر تھا۔ محمد کبیر خان ایک منفرد اور قابل ستائش سفر نامہ نگار ہیں۔ ان کے سفر ناموں میں ہمہ یاراں دشت، سفر مفر، سفر بے سیار، اک ذرا افغانستان تک، سفر اطالیہ اور سونامی کے پیچھے شامل ہیں۔ وہ بنیادی طور پر مزاحیہ اسلوب کے دبستان سے وابستہ ہیں۔ شورش کاشمیری کا چار ہفتے یورپ میں، حامدی کشمیری کا انجمن آرزو، غلام الثقلین نقوی کے چل باب اگلے شہر اور ٹرمینس سے ٹرمینس تک، شمس کاشمیری کا جہلم سے عرفات تک، جسٹس خواجا محمد شریف کا وادی جنت کشمیر، بشیر حسین جعفری کے سورج میرے پیچھے، برطانیہ میں سودن، نیویارک کی گلیاں، امریکہ میں نئی جہت اور ابو ظہبی کی ادبی رونقیں، سردار محمد ایوب خان کا تنگ آمد، یعقوب نظامی کے پاکستان سے انگلستان تک، مقدس سرزمین، پیغمبروں کی سرزمین، مصر کا بازار، یورپ یورپ ہے، اندلس منظر بہ منظر، اور مغرب کی وادیوں میں سردار بشیر احمد صدیقی کا کشمیر سے سوات تک، پروفیسر رفیق بھٹی کے ایران صغیر سے لے کر ایران کبیر تک اور دوستی کا سفر، ڈاکٹر ظفر حسین ظفر کے وادی گل پوش، کشمیر یاترا، ڈاکٹر عبدالکریم کے مظفر آباد سے کھوئی رٹہ اور چار درویش وادی لیپہ میں، محمد اسلم راجا کا رھائن بہتا رہا، فوزیہ عندلیب میرپور سے کھیوڑہ تک اور فرہاد احمد فگار کا خواب دیرینہ کی تعبیر لیپہ اپنی نوعیت کے بہترین سفر نامے ہیں۔

آزاد کشمیر میں اردو سفر ناموں کا ایک وقیع ذخیرہ ہے۔ آزاد کشمیر کے سفر نامہ نگاروں کی ایک خاص خوبی کشمیر اور اہل کشمیر سے ہم دردی اور محبت کا جذبہ ہے۔ ان کے سفر ناموں میں کشمیر کی زندہ تصویریں نمایاں ہیں اور

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

تاریخی و جغرافیائی حالات سے قاری بخوبی آگاہ ہو جاتا ہے۔اہل کشمیر کے استحصال اور ریاست میں جدوجہد آزادی کی تصویر کشی بھی ان کے سفر ناموں میں موجود ہے۔

آزاد کشمیر میں اردو خاکہ نگاری:

خاکہ میں کسی شخصیت کے ظاہری و باطنی پہلوؤں کو اختصار کے ساتھ مگر جامع انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔خاکہ کا انداز غیر رسمی ہوتا ہے۔اردو ادب میں بڑے بڑے ادیبوں نے اس صنف میں اپنے جوہر دکھائے ہیں۔آزاد کشمیر کے ادیب بھی اس فن میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔چراغ حسن حسرت جہاں اردو خاکہ نگاری کی مجموعی روایت کا ایک اہم کردار ہیں، وہیں وہ آزاد جموں کشمیر میں خاکہ نگاری کے امام بھی ہیں۔چراغ حسن حسرت کے خاکوں کا مجموعہ مردم دیدہ اور دو ڈاکٹر،اردو خاکہ نگاری کے ادب میں خوب صورت اضافہ ہیں۔قدرت اللہ شہاب کی تصنیف ماں جی اپنی نوعیت کی دل کش تخلیق ہے،جس میں انھوں نے ماں جی اور اپنے والد جی کے علاوہ دیگر چند کرداروں کے بارے میں خوب لکھا ہے۔محمد کبیر خان بنیادی طور پر مزاح نگار ہیں۔مزاح اور خاکہ کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔اس لیے اس صنف میں ان کے جوہر سب سے زیادہ کھلتے ہیں۔ان کے خاکوں میں چاند چہرے،ہمہ یاراں دشت،پہاڑ لوگ اور ادب نا کیاں بہترین خاکے ہیں۔کبیر خان نے جس انداز سے کرداروں اور شخصیات کو پینٹ کیا ہے کوئی بڑا تخلیق کار ہی کر سکتا ہے۔محمد صغیر قمر کا کشمیر کے چراغ بنیادی طور پر تحریک آزادی کشمیر کی 34 گم نام شخصیات کے خاکے ہیں۔رومانوی اسلوب اور افسانوی انداز ان کے خاکوں میں جھلکتا ہے۔بیگم تنویر لطیف کا خاکہ کشمیر کی سرفروش خواتین،سیاست دان خواتین،ادیب خواتین اور کشمیر کی سرفروش خواتین کی خاکہ نگاری پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر افتخار مغل کے شخصی خاکے سوری رانگ نمبر زیادہ تر کشمیر سے وابستہ ادبی شخصیات اور فنون لطیفہ سے تعلق رکھنے والی سیاسی شخصیات کے خاکوں پر مشتمل ہے۔خواجا غلام احمد پنڈت کی تصنیف اوراق پارینہ کے باب دہم میں قلمی خاکے موجود ہیں۔باب کا عنوان ہی چند قلمی خاکے ہے۔سید بشیر حسین جعفری کی تصنیف زندہ باد کا ایک باب جن سے میں ملا ہوں ادبی، مذہبی اور سیاسی شخصیات کے خاکوں پر مشتمل ہے۔شورش کاشمیری کا چہرے،ڈاکٹر صابر آفاقی کا نجوم ہدایت،ڈاکٹر غلام حسین اظہر کا روبرو،ڈاکٹر عبدالکریم کا تیمور کی اولاد،پروفیسر غازی علم الدین

کا عجب چیز ہے لذت آشنائی، محمد اجمل تیموری کا گرتے لاشوں کی روداد، منصور احمد ملک کا، خاص ہے ترکیب میں، اہم ہیں۔ خواجا خورشید احمد، امجد خورشید احمد، امجد ممتاز، اظہر مسعود وانی، ارشد شیری، عبدالصبور شیدانی، مسعود اعجاز بخاری و دیگر کئی نام بھی صنف خاکہ نگاری میں شامل ہیں۔

آزاد کشمیر میں اردو خطوط نگاری:

خطوط نویسی نثری اصناف ادب کی قدیم صنف ہے۔ خطوط نویسی سے کسی بھی شخصیت کی مختلف سطحوں کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ خطوط مستند ماخذ بھی ہوتے ہیں۔ اردو ادب میں شروع سے ہی یہ صنف موجود ہے۔ جہاں تک کشمیر کا تعلق ہے تو کشمیر کے لکھنے والوں کے ہاں مکتوب نگاری کی صنف ایک محبوب اور مقبول صنف رہی ہے۔ چنانچہ خطہ کے تقریباً ہر اہل قلم نے مکاتیب نگاری کی صنف میں اپنا حصہ ڈال کر اس صنف کو ثروت مند بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ ریاست جموں و کشمیر میں مکتوب نگاری کے چار مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں۔ جن میں تنہا انصاری کے خطوط کا مجموعہ خاطر احباب، خطوط چودھری غلام عباس، مرتبہ ڈاکٹر غلام حسین اظہر، میری مراسلت، مرتبہ بشیر حسین جعفری اور ہوانامہ بر ہے، مرتبہ احمد شمیم شامل ہیں۔

تنہا انصاری کشمیر کے مایہ ناز شاعر اور نثر نگار تھے۔ آپ کے خطوط علمی مباحث کے ساتھ ساتھ حالات حاضرہ پر بھی تبصرہ کرتے ہیں۔ خطوط چودھری غلام عباس کو ڈاکٹر غلام حسین اظہر نے مدون کیا ہے۔ اس مجموعہ میں 49 شخصیات کے نام خطوط شامل ہیں۔ چودھری غلام عباس کی وسیع المشربی کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ان میں سیاسی راہ نماؤں کے ساتھ ساتھ دانش ور، ادیبوں اور شعرا کے نام بھی خطوط شامل ہیں۔ ان کے خطوط میں علمی فضا کے ساتھ ساتھ اختصار اور جامعیت موجود ہے۔ "شعور فردا، شہید کشمیر مقبول بٹ کے خطوط کا مجموعہ ہے جسے محمد سعید اسد نے مرتب کیا ہے۔ ان خطوط میں 19 شخصیات کے نام 39 خطوط شامل ہیں۔ ادبی چاشنی ان خطوط میں موجود ہے۔ میری مراسلت" سید بشیر حسین جعفری کے احباب کے نام خطوط ہیں۔ شخصی اور موضوعاتی اعتبار سے یہ اہم خطوط ہیں۔ سید بشیر حسین جعفری ایسے ادیب ہیں جنھوں نے اظہارِ ذات کے لیے خط کو موثر ترین ذریعہ بنایا ہے۔ ہوا نامہ بر معروف شاعر احمد شمیم کے خطوط کا مجموعہ ہے۔

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

ان کے علاوہ کئی اہل قلم نے مکتوب نگاری کی صنف میں اپنے جوہر دکھائے۔ جن میں سے کچھ ذیل ہیں۔ قدرت اللہ خان، غلام حسین کاظمی، محمد کبیر خان، اسلم راجا، منیر، احمد شمیم الطاف قریشی، محمود ہاشمی، پروفیسر عبدالصبور شیلائی جنڈالوی، کہکشاں ملک، نصیر احمد ناصر، غلام الثقلین نقوی، ڈاکٹر صابر آفاقی اور زاہد کلیم کے علاوہ کئی دیگر نام شامل ہیں۔آزاد جموں و کشمیر میں اردو مکتوب نگاری کے حوالے سے ایک ثروت مند روایت موجود ہے۔ذرائع ابلاغ اور معاشی وسائل کی کمی نے اس صنف کو اہم ادبی سرگرمی بنادیا ہے، جس کی وجہ سے آزاد جموں و کشمیر میں ادبی خطوط کا ایک قابل فخر سرمایہ موجود ہے۔

آزاد کشمیر میں اردو تحقیق و تنقید:

کشمیر میں تحقیق و تنقید کی شروعات سنسکرت، کشمیری، فارسی اور عربی زبان سے ہوتی ہوئی اردو زبان میں داخل ہوتی ہے۔ابتدا میں جتنا بھی علمی و ادبی سرمایہ تخلیق ہوا وہ انہی زبانوں میں ملتا ہے۔ مسلم عہد حکومت سے لے کر کشمیری پنڈتوں، صوفیائے کرام، سکھوں اور پھر ڈوگرہ عہد حکومت میں تحقیق و تنقید کے حوالے سے کافی کام ہوا ہے۔ تحقیق تنقید کے تناظر میں درج ذیل اہم کتب تقسیم کشمیر سے پہلے اور بعد میں مختلف زبانوں میں تصنیف اور مرتب کی گئیں ہیں۔

پنڈت کلہن کی کتاب راج ترنگنی، پنڈت ہر گوپال خستہ کی مثنوی گوپال نامہ، نرسنگھ اوتار، شگفتہ بہار، چہار گلزار اور گلدستہ کشمیر، پنڈت سالگرام سالک کی گلاب نامہ، رشحات التحصیل، مرقع افکار، جوہرِ آئینہ، موتی لال ساقی کی کشمیری زبان و ادب، عبدالاحد آزاد، مہجور اور ان کی شاعری، کشمیری شاعری پر جاگیرداری کا اثر اور کشمیر کی راجدھانیاں محمد امین پنڈت کی مختصر تاریخ کشمیر، لداخ کی کہانی، کشمیر کے آخری سلاطین، برج پریمی کی سعادت حسن منٹو، حرفِ جستجو، صدرنگ، ذوق نظر، آثارِ قدیمہ، کشمیری لوگوں کا سماجی پس منظر، راجندر سنگھ بیدی، پریمی رومانی کی جدید اردو شاعری، چند مطالعے میں تحقیقی و تنقیدی اظہار موجود ہے۔

ریاست جموں و کشمیر میں اردو تنقید کے ابتدائی نقوش محمد الدین فوق کی تحریروں میں پائے جاتے ہیں۔ان کی تخلیقات میں یاد رفتگاں، تذکرہ العلما المشائخ لاہور، مشاہیر کشمیر، حیات مولانا روم، شباب کشمیر، للا عارفہ، مزار الشعرا، عبدالاحد آزاد کی کشمیری زبان اور شاعری، نندلال طالب کی بہار گلشن کشمیر، حبیب کیفوی کی

کشمیر میں اردو، پروفیسر عبدالقادر سروری کی کشمیر میں اردو، تین جلدیں اہم ہیں۔اسی طرح کشمیر میں ادبی تنقید کے ابتدائی نمونوں میں محمد عمر اور نور الٰہی کی مشترکہ تصنیف ناٹک ساگر کی اہمیت مسلم ہے۔پروفیسر جیلانی کامران کی تنقید کا نیا پس منظر، نئی نظم کے تقاضے، غالب کی تہذیبی شخصیت، اقبال اور ہمارا عہد، اقبال اور آزادی کی تحریک، ہمارا ادبی اور فکری سفر، امیر خسرو کا صوفیانہ مسلک، قومیت کی تشکیل میں زبان کا حصہ، رشید امجد کی میرزا ادیب شخصیت اور فن، ڈاکٹر غلام حسین اظہر کی اردو افسانے کا نفسیاتی مطالعہ، میاں محمد بخش شخصیت اور فن، کشمیر کی جدوجہد آزادی، خواجا غلام احمد پنڈت کی کشمیر آزادی کی دہلیز پر، اوراق پارینہ، کشمیر اور وسط ایشیا، پروفیسر منیر احمد یزدانی کی شعور اقبال، ضرب کلیم کے حواشی و تعلیقات، ڈاکٹر صابر آفاقی کی تاریخ کشمیر اسلامی عہد میں، اقبال اور کشمیر، اقبال اور امیر مینائی، خاتون عجم، برما میں اردو، غالب ہزار سوم کا شاعر، اقبال اور آزادی کشمیر، اقبال اور امر بہائی، عکس کشمیر، جلوہ کشمیر، آئینہ کشمیر، مخلص وجدانی کی رشحات ابر، سید سلیم گردیزی کی کشمیر غیر ملکی سیاحوں کی نظر میں، پروفیسر محمد صغیر آسی کی شعرائے کشمیر، ڈاکٹر سید یوسف بخاری کی تصنیف کاشر شاعری شامل ہیں۔

ڈاکٹر خواجا عبدالغنی کی تصنیف علامہ انور شاہ کاشمیری، ان کے تلامذہ اور متوسلین کی خدمات زبان اردو، ڈاکٹر قاسم بن حسن کی موضوع کشمیر اور اردو کا افسانوی ادب، ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر کی کشمیر اور پاکستان کے لسانی روابط ڈاکٹر ظفر حسین ظفر کی اقبال اور ملی نشاۃ ثانیہ، مسرت صبوحی کی کشمیر میں مزاحمتی ادب 1947ء کے بعد، ذوالفقار احمد کی اندلس اور اردو ادب، سلطان احمد کی کتابیات کشمیر (اردو)، اعجاز احمد کی اردو ناول میں کشمیر بطور موضوع، ظہور احمد کی پاکستان میں اردو ناول (1970ء تا 1990ء)، ضیاءالدین کی پاکستان ٹیلی ویژن ڈراما اور کشمیر، سید صداقت حسین شاہ کی آزاد کشمیر میں تعلیمی اداروں کی ادبی خدمات، خان سعادت اکبر کی ماہنامہ سیارہ کی ادبی خدمات، سعدیہ برجیس ملک کی آزاد کشمیر کی ادبی انجمنیں، آصف حمید کی آزاد کشمیر میں اقبال شناسی کی روایت، محمد عرفان کی اقبال اور کشمیر، راجا محمد عتیق خان کی ملک حسن اختر بحیثیت اقبال شناس، نذیرہ بیگم کی ڈاکٹر رحیم بخش بطور اقبال شناس، محمد قاسم کی بال جبریل کی منظومات پر محققانہ حواشی و تعلیقات، قیوم حسین شاہ کی ضرب کلیم اور ارمغان حجاز کی شرحوں کا تبادلہ، مسعود احمد خان کی مرکزیہ مجلس اقبال: تاریخ اور اقبال شناسی کی روایت، محمد سعید خان کی اقبال اکادمی کی خدمات: ایک جائزہ، ڈاکٹر آمنہ بہار کی الطاف قریشی، شخصیت و فن، اردو شاعری میں کشمیر، ڈاکٹر افتخار مغل

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

کی آزاد کشمیر میں اردو شاعری، آزاد کشمیر میں اردو نثر، پروفیسر پروین کوثر کی شعرائے مظفرآباد، پروفیسر رحمت علی خان کی آذر عسکری، شخصیت و فن، فرہاد احمد فگار کی آزاد کشمیر کے منتخب غزل گو شعرا، محمد اسحاق خان علوی کی آزاد کشمیر میں اردو بطور دفتری زبان، ڈاکٹر محمد ایوب صابر کی آزاد کشمیر میں اردو کے ترقیاتی ادارے، ڈاکٹر محمد جاوید خان کی آزاد کشمیر میں اردو تحقیق و تنقید کی روایت، محمد صغیر خان کی کشمیر کی جدوجہد آزادی اور اردو ادب، محمد عالم چوہدری کی تقسیم برصغیر کے بعد کشمیر میں اردو قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح میر یوسف میر کی زاہد کلیم بہ حیثیت شاعر اور آزاد کشمیر میں اردو حمدیہ و نعتیہ شاعری، ممتاز صادق کی کشمیر میں اردو نثر کا تحقیقی مطالعہ، میاں کریم اللہ قریشی کی پہاڑی اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ، ڈاکٹر عبد الکریم کی علامہ اقبال کی تین نظموں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ اور فرہنگ کلیات منشی پریم چند، ڈاکٹر شفیق انجم کی ڈاکٹر رشید امجد فن اور شخصیت اور ڈاکٹر گوہر نوشاہی ایک مطالعہ، کمال عباس کی حیات نامہ ڈاکٹر صابر آفاقی، سید مسعود اعجاز بخاری کی بوٹا خان راجس: شخصیت اور فن، قاضی بشیر احمد کی حیات امیر شریعت مولانا عبداللہ کفل گڑھوی، پروفیسر شائق کی فیض الغنی، مولانا عطاءاللہ شاہ کی سوانح حیات حضرت مولانا سید ثناءاللہ شاہ، ڈاکٹر محمد ریاض کی حضرت پیر سید علی ہمدانی شاہ ہمدان، جواد جعفری کی میر سید علی ہمدانی، سید محمد آزاد کی حیات حضرت پیر شاہ غازی، حیات حضرت جنید شاہ، حیات حضرت غازی قلندر، حیات حضرت شاہ عنایت اللہ ولی، حیات حضرت سہیلی سرکار، حیات حضرت سائیں علی بہادر، حیات حضرت محمد علی/مائی طوطی صاحبہ، حیات قائد کشمیر، غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان، سردار فتح محمد کریلوی، تاریخ کشمیر، تاریخ پونچھ، تاریخ سادات گردیزیہ پونچھ، پروفیسر باغ حسین کی حیات حضرت کملا بادشاہ، عبدالعزیز قریشی اسرار الاولیا، ڈاکٹر سید محمد یوسف بخاری کی، تذکرہ صوفیائے کشمیر، جواد جعفری کی چوہدری غلام عباس تاریخ کے آئینے میں، بشیر احمد قریشی کی تخلیق قائد کشمیر بلند پایہ تحقیق و تنقید کی کتب ہیں۔

ڈاکٹر غلام حسین اظہر کی تخلیق چوہدری غلام عباس: شخصیت اور کارنامے اور سوانح بطل حریت راجا محمد اکبر خان، محمد یعقوب چودھری کی قائد کشمیر اور تحریک کشمیر، مسعود احمد کی غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان کی مختصر سوانح حیات، سعید اسد کی کے۔ ایچ خورشید: یادیں اور باتیں، ڈاکٹر غلام حسین اظہر، ایم۔ صادق یگانہ کشمیر، جابر طور آزاد باغی افرنگ محمد دین مرحوم، خواجا عبدالغنی سوانح حیات خواجا احمد دین، پروفیسر محمد رفیق بھٹی محسنین کشمیر،

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

عبدالحق مراد کی قاضی جی، محمد سعید اسعد، پروفیسر جمیل اجمل شاگردوں کی نظر میں، توصیف آصف، میجر گل..... الوداع، بیگم تنویر لطیف، ''کشمیر کی سرفروش خواتین، شاہین کوثر مغل کی محترمہ فاطمہ جناح، شخصیت و خدمات، ڈاکٹر سید یوسف بخاری کی کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ اور کشمیری زبان و ادب کی مختلف تاریخ، کریم اللہ قریشی کی پہاڑی اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ، راجا سجاد لطیف خان کی مطالعہ کشمیر، جی۔ ایم میر کی کشور کشمیر کی پانچ ہزار سالہ تاریخ، کشمیر کا مستقبل اپنی اہمیت رکھتی ہیں۔

پروفیسر نذیر تشنہ کی تاریخ کشمیر اور چنار کشمیر، غازی محمد امیر، تاریخ جموں و کشمیر، ڈاکٹر محمد صغیر خان کی پونچھ کی تہذیب و ثقافت، سردار محمد ابراہیم خان کی تحریک آزادی کشمیر اور کشمیر کی جنگ آزادی، ڈاکٹر محمد سرور عباسی کی تحریک پاکستان کے سیاسیات کشمیر پر اثرات اور کشمیری مسلمانوں کی جدوجہد آزادی (1940ء تا 1947ء) سردار محمد عبدالقیوم خان کی مقدمہ کشمیر، عبدالروف خان کی کشمیر دانشوروں کی نظر میں، پروفیسر الف دین ترابی کی تحریک آزادی کشمیر منزل بہ منزل، محمد صغیر قمر کی مقبوضہ کشمیر کے ٹارچر سیل، ڈاکٹر سلام الدین نیاز کی ان کہی داستان کشمیر، سید عارف بہار کی کشمیر بیلٹ سے بلٹ تک، پروفیسر شاہین کوثر کی کشمیر بلاتا ہے تم کو، امیر زمان طاہر کی جموں کشمیر کا مستقبل اور پاکستان، محمد امین کیانی ایڈووکیٹ کی مسئلہ کشمیر اور دانشور، سردار گلزار حجازی کی تاریخ آزادی کشمیر اور انقلاب پونچھ 1947ء، محمد شریف طارق کی جموں کشمیر کی جنگ آزادی کی کہانی تاریخ کی زبانی، راجا محمد آزاد خان کی زر خرید ریاست، سردار مختار خان کی آزادی کا خواب پریشان، پروفیسر خواجا عبدالصمد کی پاک کشمیر، سردار عارف سدوزئی کی تاریخ سدھن قبائل، سردار بشیر احمد صدیقی کی تاریخ مغل قبائل، عبدالقیوم ماگرے کی ماگرے ایک جنگجو کشمیری قبیلہ، کیپٹن (ر) محمد اشرف خان کی الانساب القبائل اکبریہ کشمیر و پاکستان، محمود ہاشمی کی یہ شاعر و افسانہ نویس اور سیدہ نرجس افتخار کی تخلیق شاہراہ اردو کے چند اہم سنگ میل شامل ہیں۔

اسی طرح ڈاکٹر شفیق انجم کی، اردو افسانہ بیسویں صدی کی تحریکوں کی روشنی میں، بنت رفیق کی ایک شام رفیق محمود بھٹی کے نام، منظور احمد خان کی اقبال اور سیاسیات اور اقبال اور وسط ایشیا، محمد عالم چوہدری کی عبدالعزیز علائی شخصیت اور فن، ڈاکٹر ظفر حسین ظفر کی برصغیر میں مسلمانوں کا جداگانہ تشخص اور علامہ اقبال، پروفیسر ڈاکٹر محمد عارف خان کی مغرب اور اسلام، شیخ محمود احمد کی مسئلہ زمین اور اسلام، پروفیسر غازی علم الدین کی تنقیدی و تجزیاتی

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

زاویے کے علاوہ کئی کشمیر اور شخصیات نمبر بھی تنقید و تحقیق میں اہم ہیں۔ جن میں کشمیر نمبر ادبی دنیا لاہور، چراغ حسن حسرت نمبر، محمود ہاشمی نمبر رشید امجد کا تنقیدی مجموعہ بافت و ناتافت ان کا یادگار تنقیدی کارنامہ ہے۔ ان کے بعد نصیر احمد ناصر کی مابعد جدید اور تنقیدی کارجحان، نثری نظم کا تخلیقی جواز، اردو تنقید کے اصطلاحاتی شگاف، فرہاد احمد فگار کی احمد عطااللہ کی غزل گوئی، آزاد کشمیر کے منتخب غزل گو شعرا، یاسمین یونس کی مقصود حسین راہی کی نظم گوئی، ارم مشتاق کی سید رضوان حیدر بخاری کی نعت گوئی، صوفیہ کی میجر رفیق جعفری بہ حیثیت شاعر، شہناز محسر کی بدر چوہان پونچھی بہ حیثیت شاعر''، ثناالسلام کی گلزار حسین بہ حیثیت شاعر، اقبال اختر کی مخلص وجدانی بہ حیثیت شاعر، مہتاب عالم کی ڈاکٹر صابر آفاقی بہ حیثیت شاعر، صائمہ خان کی ڈاکٹر افتخار مغل بہ حیثیت شاعر، بھی اہم نوعیت کی تحقیقی و تنقیدی تخلیقات ہیں۔ جامعہ آزاد جموں و کشمیر میں شعبہ اردو کے قیام کے ساتھ ہی تحقیق و تنقید کا ایک جدید دور شروع ہو جاتا ہے۔ شعبہ کے اساتذہ اور طلبہ نے تحقیق و تنقید کے کئی گوشے روشن کیے اور ان شااللہ یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔ کچھ تحقیق و تنقیدی کام میں افضال عالم کی تخلیقی کوشش شمس الرحمن فاروقی کے ناول کئی چاند تھے سرِ آسماں کی فرہنگ، توفیق خالد کی اکرم سہیل بہ حیثیت شاعر، قمر الزمان قمر کی محمد خان نشتر بہ حیثیت شاعر، رانا سجاد کی فراز کی نظموں میں انقلابی رجحان، تیمور سلیم کی اختر رضا سلیمی کی ناول نگاری''، رضا علی عابدی کی فیض کی نظموں میں اشتراکیت، آفتاب چوہان کی منور قریشی بہ حیثیت شاعر، خاور نذیر کی نامے بہ نام افتخار کی تدوین، عدیل متین کی پروفیسر صغیر آسی بہ حیثیت شاعر کوثر گیلانی کی ڈاکٹر ندیم حیدر بخاری بہ حیثیت شاعر، سائرہ قیوم کی جاوید الحسن جاوید بہ حیثیت شاعر، عابد قریشی کی جاوید احمد بہ حیثیت شاعر، مطلوب انقلابی کی ڈاکٹر الطاف یوسف زئی کے سفر نامہ تھائی لینڈ کے رنگ: ایک مطالعہ، شائل نذیر کی عبدالحق مراد بہ حیثیت شاعر، آفاق احمد کی باغ میں اردو شاعری کی روایت، شبیر احمد کی طلوع ادب کی ادبی خدمات، صبا کریم کی ڈاکٹر آمنہ بہار بہ حیثیت شاعر، انعم فضیل راجا کی ابراہیم گل بہ حیثیت شاعر، تقیل احمد کی واحد اعجاز میر بہ حیثیت شاعر، سبیلہ ایمن کی تقویم طاہر بہ حیثیت شاعر، رمشا کنول کی زاہد کلیم کی کتاب روح انقلاب کی فرہنگ، ذوالمنین بتول کی آزاد جموں و کشمیر یونی ورسٹی سنٹرل لائبریری میں اردو رسائل کی تدوین، اریبہ سرفراز کی ڈاکٹر کاشف رفیق بہ حیثیت شاعر سعدیہ بشیر کی ڈاکٹر عبدالکریم بہ حیثیت نثر نگار، سیدہ طلعت رباب کی ڈاکٹر نثار ہمدانی بہ حیثیت شاعر، ثانیہ انجم کی ڈاکٹر نذر عابد کی کتاب ساتواں

رنگ: ایک جائزہ کے علاوہ کئی اہم نوعیت کے مضامین بھی شامل ہیں۔گورنمنٹ کالج میرپور کے بی۔ایس اردو کے طلبہ نے بھی 16 مقالے آزاد جموں و کشمیر یونی ورسٹی شعبہ اردو کے زیر اہتمام لکھے ہیں۔اب ایم فل کی سطح پہ بھی مقالے لکھے جارہے ہیں۔

علاوہ ازیں تحقیق و تنقید زیادہ تر ادبی تخلیقات پر تبصروں،ادبی مجلات،اخبارات و جرائد، فلیپس، تنقیدی مقالہ جات، تجزیوں، کتب پر تبصروں، دیباچوں، مقدموں اور شخصیات نمبرز کی شکل میں ہے۔اس کے علاوہ آزاد کشمیر اور پاکستان میں کشمیر کے بے شمار موضوعات پر تحقیقی و تنقیدی کام ہو رہا ہے۔ریاست جموں و کشمیر میں اردو زبان کی ابتدا،آزاد کشمیر میں اردو زبان کے تاریخی پس منظر،،آزاد کشمیر میں اردو نثر،آزاد کشمیر میں اردو شاعری،آزاد کشمیر میں ادبی انجمنوں کی اردو خدمات، تحریک آزادی کشمیر پر لکھا جانے والا ادب اور آزاد کشمیر میں اردو اخبارات و جرائد کی ادبی خدمات پر تحقیق و تنقید کے حوالے سے کافی کام ہوا ہے۔اس طرح آزاد کشمیر میں تحقیق و تنقید کے حوالے سے ایک دقیع سرمایہ موجود ہے۔

آزاد کشمیر میں اردو انشائیہ:

اردو ادب میں انشائیے کی باقاعدہ روایت ڈاکٹر وزیر آغا کی کتاب خیال پارے سے شروع ہوتی ہے۔آج بہت اچھے انشائیے اردو ادب کا حصہ بن چکے ہیں۔آزاد جموں و کشمیر میں انشائیہ نگاری کے دھندلے سے نقوش تو محمد الدین فوق کی تحریروں میں بھی دکھائی دیتے ہیں۔منشی محمد الدین فوق کی آئینہ خود شناسی، بادشاہت اور دیوانگی، چند لطیفے، دل چسپ شاعرانہ حاضر خوابیاں، تخت اور تختہ، جعلی شہزادے اور ان کی دیگر کئی تحریروں میں انشائیے کے رنگ موجود ہیں۔تاہم باقاعدہ انشائیہ کا آغاز چراغ حسن حسرت کی تحریروں سے ہوتا ہے۔چراغ حسن حسرت کی مطائبات، دوڈاکٹر، کیلے کا چھلکا زرپنچ کے خطوط، جدید جغرافیہ پنجاب اور مضامین حسرت جیسی تصانیف میں انشائیہ اپنے رنگ بکھیرتا نظر آتا ہے۔اسی طرح کرشن چندر کی کتاب ہوائی قلعے، غلام احمد پنڈت کی اوراق پارینہ، محمد کبیر خان کی ہمہ یاراں دشت، کشمیر کا تاریک جغرافیہ،سید بشیر حسین جعفری کی آپ بیتی زندہ باد، پائندہ باد میں انشائیوں کا رنگ کافی گہرا ہے۔ محمود فریدی کی کتاب مقدمہ روح میں بھی انشائیوں کا رنگ غالب ہے۔بیگم ثریا خورشید کی چناروں کے سائے، عباس احمد آزاد کی بربادیوں کی دہلیز پر، میر غلام احمد کشفی کی کشمیر ہمارا ہے، حبیب کیفوی کی کتاب

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

میں اور میرا کشمیر،اعجاز احمد فاروقی کی نوشتہ دیوار،پروفیسر زاہد حسین کی اہل حرم کے سومنات،پروفیسر خواجا عبدالصمد کی پاک کشمیر میں انشایئے کے رنگ غالب ہیں۔

آزاد جموں و کشمیر میں بہ طور صنف انشائیہ نگاری کے حوالے سے بہت زیادہ سرمایہ تو نہیں ہے لیکن معیار کے اعتبار سے اچھے انشایئے لکھے گئے ہیں۔اب تقریباًہر نثر نگار کے ہاں انشائیہ نگاری میں طبع آزمائی اپنے تمام انشائی رنگوں کے ساتھ جلوہ گر ہے۔

آزاد کشمیر میں اردو آپ بیتی:

آپ بیتی کا آغاز انسانی تاریخ کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہ السلام کی جدائی کے ایام کی کہانی انھوں نے ایک دوسرے کو سنائی ہو گی۔اسی طرح قابیل نے جب ہابیل کو قتل کیا تو قابیل نے یقیناًاپنی غلطی کا بیان خود جاری کیا ہو گا۔دنیا کی تمام زبانوں اور زمانوں میں آپ بیتوں کی روایت موجود ہے۔اردو آپ بیتوں کے ابتدائی نقوش صوفیائے کرام کے ملفوظات میں ملتے ہیں۔نواب صدیق خان بھوپالی کی آپ بیتی القالمنن بالقالمنن،مولانا جعفر تھانیسری کی کالا پانی اور دیگر آپ بیتیاں ہیں جو اردو کی ابتدائی آپ بیتوں میں شمار کی جاتی ہیں۔

کشمیر میں اردو آپ بیتی کے ابتدائی نقوش کشمیر میں اردو شاعری کی پہلی تخلیق غلام محی الدین کی گلزار فقر اور نثر میں پہلی تخلیق شیر سنگھ کے سفر نامہ سفر نامہ بخارا میں تلاش کیے جا سکتے ہیں۔جب کہ کشمیر میں پہلی اردو آپ بیتی محمد دین فوق کی آپ بیتی سر گزشت فوق ہے۔ڈاکٹر اجمل نیازی کا یہ کہنا درست ہے کہ سر گزشت فوق آپ بیتی اور جگ بیتی کا ایک دل چسپ امتزاج ہے۔اسی طرح چودھری غلام عباس کی آپ بیتی کشمکش(1950ء) چھبیس ابواب پر مشتمل ہے جو اپنے اسلوب اور فکر و فن کے اعتبار سے اردو میں ایک اچھی اور تاریخی دستاویز ہے۔سردار محمد ابراہیم خان کی آپ بیتی متاعِ زندگی(1966ء)ان کی داستان حیات اور تحریک آزادی کشمیر کی ایک مستند تاریخ اپنے اندر سموئے ہوئی ہے۔شیخ محمد عبداللہ کی آپ بیتی آتش چنار اپنے موضوعات،مواد اور ادبی رنگ کی وجہ سے ہی ایک اہم تحریر نہیں ہے بل کہ ان کی یہ تصنیف ان کی زندگی کے عجیب و غریب نشیب و فراز کی ایک عبرت ناک داستان بھی ہے۔شورش کاشمیری کی آپ بیتی بوئے گل نالہ دل دودِ چراغِ محفل اپنے اسلوب کی دل

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

کشی، پیش کش کی خوب صورتی کے ساتھ ساتھ برعظیم کی سیاست، تحریک آزادی اور ایک متحرک کشمیری کی داستان ہے۔ ولی عہد، ڈاکٹر کرن سنگھ کی آپ بیتی ہے۔ ڈاکٹر کرن سنگھ نے اسے انگریزی میں (Heir Apparent) کے نام سے لکھی ہے، جس کا اردو ترجمہ غلام نبی شیدا نے کیا ہے۔ اس آپ بیتی میں جہاں ڈاکٹر کرن سنگھ کی ذاتی زندگی کا احوال سامنے آتا ہے وہاں انکشافِ ذات اور خود کشائی کے ساتھ ساتھ تاریخ کے کئی اہم گوشے بھی منکشف ہوتے ہیں۔

قدرت اللہ شہاب کی آپ بیتی شہاب نامہ میں 59 ابواب و عنوانات کے تحت موضوعات پاکستان اور موضوعات کشمیر کے ساتھ ساتھ اہم واقعات، مشاہدات، شخصیات کا تذکرہ ایسے منفرد اسلوب بیان کے ساتھ کیا گیا ہے کہ تاریخ میں ایسی مثال نہیں ملتی۔ اس لیے یہ کہا جاتا ہے کہ شہاب نامہ ایک فرد کی داستان نہیں بلکہ ایک عہد کی تاریخ بھی ہے۔ بیگم ثریا خورشید کی آپ بیتی چناروں کے سائے ان کی کشمیر سے یادوں اور باتوں کی خوش بو کے ساتھ ساتھ تاثراتی انداز، دلی کیفیات اور احساسات و جذبات کے بیان پر مشتمل اپنا منفرد انداز رکھتی ہے۔ داستانِ حیات مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ سید میر قاسم علی کی ذاتی زندگی کے احوال، سیاسی اور تاریخی واقعات پر مشتمل ان کی رائے ہے۔ خاص طور پر کشمیر کی تحریک آزادی اور سیاست کے حوالے سے یہ آپ بیتی نعمت غیر مترقبہ ہے۔ سید محمود آزاد کی آپ بیتی عمرِ رفتہ 28 مختلف عنوانات اور کئی موضوعات پر مشتمل اپنے اسلوب بیان کے لحاظ سے اردو آپ بیتی کی روایت میں ایک خوب صورت اضافہ ہے۔ شمشیر سے زنجیر تک ۱۳۰ ابواب اور رنگارنگ موضوعات پر مشتمل آپ بیتی کرنل مرزا حسن خان کی ہنگامہ خیز داستانَ حیات ہے۔

رودادِ قفس (1993ء) تحریک آزادی کے اہم راہنما سید علی گیلانی کی ستر ابواب پر مشتمل داستان عزیمت اپنے خوب صورت، منفرد اسلوب اور موضوعاتی انتخاب و تنوع کے باعث ایک اہم آپ بیتی ہے۔ ان کی ایک اور آپ بیتی وولر کنارے بھی ان کی ہمہ جہت شخصیت، صبر و قربانی اور عزم و عزیمت کی زندگی کی داستان ہے۔ لبریشن فرنٹ کے قائد امان اللہ خان کی آپ بیتی جہد مسلسل ان کی ذاتی زندگی، تحریک کشمیر، مسئلہ کشمیر اور خاص طور پر خود مختار کشمیر کی جدوجہد کی کہانی پر مشتمل ایک سیاسی سوانح عمری ہے۔ اردو ادب کی آپ بیتیوں میں ڈاکٹر رشید امجد کی آپ بیتی تمنا بے تاب اسلوب کے ساتھ ساتھ پیش کش میں بھی منفرد ہے۔ ان کی یہ تصنیف زندگی سے جڑے

ان کے واقعات، تصورات، خیالات، تجزیے اور نقطہ ہائے نظر ہیں۔ سردار بشیر احمد صدیقی کی آپ بیتی زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے، زندگی کے حالات وواقعات، خیالات اور مشاہدات کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

چلمن سے چمن تک شملہ مفتی کی ایک ایسی آپ بیتی ہے جس میں انھوں نے پرانی قدروں اور قدیم روایتوں کو نئی سوچ میں بدلنے کی دشواریوں اور تلخ تجربوں کو بیان کیا ہے۔ خاص طور پر خواتین کے مسائل اور معاملات کی اس عہد کی ایک مکمل تصویر کے ساتھ ساتھ سماجی، ثقافتی، تمدنی اور سیاسی مناظر کی جھلکیاں بھی کتاب میں موجود ہیں۔ کاروانِ یوسف سیاسی راہنما چودھری یوسف کی محنت کی عظمت کی داستان ہے۔ انھوں نے شاہراہِ حیات میں چلتے چلتے جو دیکھا جو سنا اور جو برتا اسے کاروان یوسف کا نام دے دیا۔ سید بشیر حسین جعفری کی آپ بیتی زندہ باد، پائندہ باد تاریخ کشمیر، تحریکِ آزادی کشمیر، پاکستان اور دنیا بھر کے کچھ عہد کے اہم واقعات، سیاست حاضرہ کا منظر نامہ، ہزاروں مقامات، علاقوں اور تذکرہ رجال کے علاوہ ان کی زندگی کی جھلکیوں کے ساتھ ساتھ دیگر موضوعات کے لحاظ سے اپنی نوعیت کی منفرد آپ بیتی ہے۔ حافظ یعقوب ہاشمی کی آپ بیتی حاصل عمرِ رائیگاں ان کی سیاسی، علمی اور فکری شخصیات سے ملاقاتوں پر مشتمل یادداشتیں ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ حاصل عمرِ رائیگاں ایک بھرپور زندگی کی نہ صرف ایک داستان ہے بلکہ علمی، ادبی، سیاسی اور ثقافتی سرمائے کی ایک مستند دستاویز بھی ہے۔ بلاشبہ یہ آپ بیتی اپنے اسلوب اور پیش کش کے لحاظ سے ایک اہم آپ بیتی ہے۔ نقش بر آب ماہر تعلیم آزاد کشمیر کے سابق مشیر تعلیم و بیوروکریٹ محمد یوسف چودھری کی داستان حیات کے ساتھ ساتھ آزاد کشمیر میں سول سروس اور خاص طور پر شعبہ تعلیم میں ہونے والی پیش رفت کی تفصیلی رپورٹ ہے۔ محمد غوث چوہان کی آپ بیتی جموں کی یادیں ان کی یادداشتوں پر مبنی آپ بیتی ہے۔ داستانِ عزم عبدالقیوم راجا کی داستان اسیری ہے جو انھوں نے بھارتی سفارت کار مہاترے کے قتل کے الزام میں برطانوی جیلوں میں بائیس سال کی قید کے کاٹے۔ داستانِ حیات میجر جنرل محمد حیات خان کی آپ بیتی ہے جس میں انھوں نے اپنی ذاتی زندگی، اپنے خاندان اور عہد کے حالات وواقعات، تحریک آزادی کشمیر کی سیاست کے ساتھ ساتھ اس عہد کی سیاسی، تہذیبی، سماجی اور دیگر پہلوؤں کو بیان کیا ہے۔ یادوں کے شیریں نقوش مسز مقبول حمید کی آپ بیتی ہے۔ یہ نہ صرف ان کی زندگی کے نشیب وفراز، خاندان کی کہانی ہے بلکہ دور افتادگاؤں کے پسماندہ علاقے کے رسوم رواج، سیاسی وسماجی، تہذیبی وثقافتی حالات کا عمدہ بیان بھی ہے۔

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

اسی طرح سردار محمد ایوب خان کی تنگ آمد، شریف طارق کی زندگی جبرِ مسلسل، فضل شوق کی میری یادیں، ایم سلیم کی باغ شیری سے بریڈ فورڈ تک، پروفیسر اکرم طاہر کی دعا کر چلے، رعنا راجوری کی یادوں میں ڈھلتے لمحے، ڈاکٹر صابر آفاقی کی نایاب ہیں ہم، جسٹس عبد الغفور کی سفر مسلسل، عبد الطیف انصاری کی نقوش حیات، علی شان چودھری کی نقشِ علی شان، کلیم اللہ کی ریت پر قدموں کے نشاں، چودھری لعل خان کی آواز حق، محمد سعید بخاری کی رودادِ زنداں، محمد صادق چودھری کی یادوں کی سوغات، یعقوب شائق کی عزیز عمر رفتہ، سردار مختار خان کی آزادی کا خواب، جسٹس منظور حسین گیلانی کی میزان زیست، راجا مختار احمد راٹھور کی دلوں کا حکمران، عبدالرشید کرناہی ایڈووکیٹ کی آپ بیتی، جگ بیتی اور سابق صدر آزاد جموں وکشمیر سردار محمد یعقوب خان کی یعقوب سے یعقوت تک آزاد کشمیر کے اردو ادب میں اچھی آپ بیتیاں ہیں۔

اس طرح دیگر افسانوی و غیر افسانوی تصانیف اور شاعری میں بھی آپ بیتی کے نقوش پائے جاتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ کشمیر کے اردو ادب میں آپ بیتی کا سفر اگرچہ مختصر ہے۔مقدار کے لحاظ سے دیگر اصناف کی نسبت سرمایہ کم ہے لیکن معیار کے اعتبار سے خوب صورت آپ بیتیاں موجود ہیں۔ادبی شخصیات سے زیادہ سیاسی شخصیات کی آپ بیتیاں زیادہ ہیں۔

آزاد کشمیر میں اردو سوانح نگاری:

کشمیر میں جس صنف پر سب سے زیادہ لکھا گیا ہے وہ سوانح نگاری ہے۔سوانح نگاری میں سیاسی، مذہبی، ادبی، روحانی، سماجی، عسکری اور دیگر شخصیات کی سوانح عمریاں شامل ہیں۔لالہ بوٹامل کی ہدایت کاشت چائی، رنبیر گلکشن، پنڈت ہر گوپال خستہ کی گلدستہ کشمیر، محمد دین فوق کی تصانیف سلطان زین العابدین، مشاہیر کشمیر، ملا دوپیازہ، نواب دبیر الملک، تذکرۃ العلمین، حیات مولانا روم، داد گنج بخش، خاتون جنت، حیات نور جہاں وجہانگیر، مہاتما بدھ، تذکرہ خواتین دکن، محب وطن خواتین ہند، مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی، اللہ عارفہ، خواتین کشمیر، حسن بصری، مجدد الف ثانی، شباب کشمیر، سر گزشت فوق بھی سوانحی ادب میں اہم ہیں۔

سید محمود آزاد کی حیات شبلی، حیات جوہر، حیات حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی، حیات قائد کشمیر چودھری غلام عباس، سردار فتح محمد خان کریلوی، حیات حضرت پیر جنید شاہ، حضرت پیر شاہ غازی قلندر، حضرت سائیں علی

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

بہادر، سردار محمد ابراہیم خان، حیات سائیں سہیلی سرکار، حیات قائد کشمیر، شاہ عنایت، غازی ملت تذکرہ اولیائے کشمیر، عراق میدان جنگ میں شامل ہیں۔

ڈاکٹر غلام حسین اظہر اور بریگیڈیئر ایم صادق خان کی یگانہ کشمیر اور عمر رفتہ، ڈاکٹر غلام حسین اظہر کی میاں محمد بخش، محمد اکبر خان، میاں سکندر کی میاں محمد بخش، جلہ پتن بھمبر قائد اعظم نمبر، مجلہ پتن بھمبر چوہدری غلام عباس نمبر، روبرو، پروفیسر باغ حسین کی حیات حضرت سائیں کملا بادشاہ، بشیر احمد قریشی کی قائد کشمیر چودھری غلام عباس، میر زمان طاہر ایڈووکیٹ کی مقبول شہید بٹ محمد سعید اسد کی بطل حریت اشفاق مجید وانی شہید، جواد حسین جعفری کی میاں محمد بخش، سید سلیم گردیزی کی علی گیلانی، مخلص وجدانی کی مولانا علی محمد اور ڈاکٹر صابر آفاقی، سردار محمد عبدالقیوم خان کی نظریاتی کشمکش، مذاکرات سے مارشل لا تک، پروفیسر اکرم طاہر کی استاد کی افتاد اپنی شناخت رکھتی ہیں۔

اسی طرح ڈاکٹر صابر آفاقی کی حسین بن منصور علاج، نجوم ہدایت، خاتون عجم، رشحات ابر، علی محمد باب اور طاہرہ قراۃ العین، ڈاکٹر خواجا عبدالغنی کی حیات سید نور الدین اور سوانح خواجا احمد دین، علی چغتائی کی قائد انقلاب، محمد رفیق خواجا کی سفیر حریت، ڈاکٹر افتخار مغل کی بطل حریت راجا محمد حیدر خان، سعید راشد کی شہید کشمیر: کرنل حق نواز کیانی، پروفیسر صغیر آسی کی تذکرہ شعرائے کشمیر، شوق کشمیری کی خاتون کشمیر: فریدہ بہن جی، عبدالعزیز قریشی کی اسرار الاولیا، محمد یعقوب شائق کی فیض غنی، مولانا محمد اسحاق خان کی تحفہ علم و حکمت، مولانا بشیر احمد کاشمیری کی تعزیرات کشمیر، محمد طیب حسین نقشبندی کی اولیائے کشمیر، پروفیسر زائد حسین مرزا کی اہل حرم کے سومنات، پروفیسر محمد عبدالقیوم کی چراغ راہ منزل، راجا خضر اقبال کی فضیلت علم، غلام حسین وانی کی قرآن اور غزالی کا نظریہ تعلیم، پروفیسر رشید احمد قاسمی کی تعلیم اور فکر اسلامی، مولانا منظور احمد سیاکھوی کی معارف قرانی، مفتی سید شمس الدین بخاری کی ضرب مومن، مولانا قاضی بشیر احمد حیات جناب امیر شریعت حضرت مولانا عبداللہ کفل گڑھی، شاہد محمود ملک کی انکشافات حق، پروفیسر ڈاکٹر یوسف بخاری کی تذکرہ صوفیائے کشمیر اور عبدالاحد آزاد، فضل اللہ کی راہ وفا کے شہید، محمد فاروق رحمانی شیخ عبداللہ کے نقوش، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغنی شوکت کی علامہ انور شاہ کاشمیری، امیر زمان طاہر کی مقبول بٹ شہید، محمد سعید احمد کی اشفاق مجید وانی، میاں محمد سکندر کی مرد قلندر حضرت میاں محمد، محمد احمد اندرابی کی مشاہیر کشمیر، بو علی چغتائی کی قائد تعلیم انقلاب، چراغ حسن حسرت کی قائد اعظم، ڈاکٹر ایوب مرزا ہم کہ ٹھہرے

اجنبی ، غلام حسین شاہ کی انقلاب کشمیر،ایم نذیر تشنہ مینار پاکستان، تعلیم نفسیات،اردو ادب کا ارتقا، محمد سعید اسد کی کشمیر ، قائداعظم اور کے۔ایچ خورشید، جموں کشمیر بک آف نالج، کشمیر کی لوک کہانیاں، خطبات خورشید، شیراز کاشمیری کی کشمیری قوم اور قومیتیں، پروفیسر محمد عارف خان کی کشمیر، الحاق وخود مختاری کی بحث، خواجا غلام احمد پنڈت کی کشمیر اور وسط ایشیا، اوراق پارینہ، محمد بشیر خان سونے کی چڑیا اور آگ کا دریا، محمد خلیل ثاقب کی آئینہ سلوک، جی۔ایم میر کی کوہستان قراقرم سے بحیرہ قزوین تک، جموں کشمیر کی جغرافیائی حقیقتیں، عبدالرشید چغتائی کی آسان میزان الاشعار ، مصنف داد مرزا ایڈووکیٹ کی حسن بے پرواہ، بشیر احمد صدیقی کی منزل مراد، سردار عبدالقیوم کی مقدمہ کشمیر، سردار عبدالروف خان کی کشمیر دانشوروں کی نظر میں، محمد احمد اندرابی مشاہیر کشمیر، پروفیسر عبدالصمد غنی کی پاک کشمیر، رشید شاہ فاروقی کی تاریخ اولیائے کشمیر، وادی نیلم مظفر آباد سے تاؤ بٹ تک کے علاوہ چھوٹے بڑے مذہبی اور تصوف پر مبنی رسائل بھی ہیں گو کہ ان کا مقصد دین کی تبلیغ کا تھا لیکن اردو علم وادب کو بھی فروغ ملا۔

آزاد کشمیر میں اردو زبان میں لکھی گئی سوانح عمریاں اردو ادب کی ترویج میں نمایاں کردار کی حامل ہیں۔ان سوانح عمریوں سے جہاں ایک طرف کشمیر کے اہل قلم کے فکری مزاج کا پتا چلتا ہے وہاں رجحان طبع کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔کئی دوسری اصناف میں بھی صنف سوانح کی جھلکیاں موجود ہیں۔

آزاد کشمیر میں اردو تاریخ نگاری:

انسانی طرز معاشرت، تہذیب وتمدن، قوموں کے اعمال وافعال اور عروج وزوال کا انداز تاریخ کے اوراق پارینہ سے ہی لگا کر مستقبل کا لائحہ عمل طے کیا جاتا ہے۔گویا تاریخ پوری انسانی زندگی کی ایک کہانی ہوتی ہے۔جہاں تک خطہ کشمیر کی بات ہے تو پنڈت کلہن کی راج ترانگنی سے لے کر آج تک تاریخ کے حوالے سے کئی نام ور محققین اور مورخین کا نام آتا ہے جن کی بدولت ہم کشمیر کے رنگوں میں رنگ جاتے ہیں اور ان رنگوں کو نہ صرف دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں بلکہ ان ہی کی بدولت کشمیر کے علم وادب سے بھی روشناس ہوتے ہیں۔محمد دین فوق کی تاریخ کشمیر 3 جلدیں، تاریخ اقوام کشمیر 3 جلدیں، تاریخ اقوام پونچھ 2 جلدیں، تاریخ شالامار، یادرفتگاں، تذکرہ العلماء مشائخ لاہور، لاہور عہد مغلیہ میں، تاریخ حریت اسلام، سید محمود آزاد کی تاریخ پونچھ، تاریخ کشمیر، عارف خان سدوزئی کی تاریخ سدھن قبائل، عبداللہ عباس سولہن کی سولہن راجپوت تاریخ کے آئینے میں، ایس۔اے محمود (مترجم) کی کشمیر

خطرات کی گود میں، پروفیسر محمد عارف خان کی کشمیر تاریخ کے آئینے میں، صغیر قمر کشمیر کے چراغ، ڈاکٹر محمد اسلم خان تحریک آزادیِ کشمیر تاریخ کے آئینے میں، ڈاکٹر صابر آفاقی عکس کشمیر، آئینہ کشمیر، کشمیر اسلامی عہد میں اور مظفر آباد، منیر احمد بخاری، کشمیر حقائق کے آئینے میں، پروفیسر نذیر انجم شمالی کشمیر کی سیاسی تاریخ، سردار بشیر احمد صدیقی تاریخ مغل قبائل، ایم نذیر تشنہ چنار کشمیر، تاریخ پاکستان، مطالعہ تاریخ ، تحریکات پاکستان ، ڈاکٹر محمد سرور عباسی کشمیری مسلمانوں کی جدوجہد آزادی ڈاکٹر غلام حسین اظہر کشمیر میں جدوجہد آزادی ، عبدالخالق انصاری شمالی علاقے عدالتی کٹہرے میں، محمد ابراہیم افغانی فتح کشمیر، مقصود جعفری شعلہ کشمیر، سید سلطان علی شاہ میرپور 47ء سے قبل، محمد خان نشتر رشحات نشتر، ان تاریخی کتب کے علاوہ کشمیر نمبر بھی شائع ہوتے رہے ہیں جو کشمیر کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں اور اردو تاریخ نگاری کی روایت میں بھی خوب صورت اضافہ ہیں۔

آزاد کشمیر میں اردو علم و ادب کے فروغ میں اردو نثر نے اہم کردار ادا کیا۔ مقدار اور معیار کے لحاظ سے بہترین نثری نمونے تخلیق کیے گئے۔ آزاد کشمیر میں حکایت، جدید داستان، افسانہ، ناول، ڈراما، سفر نامہ، رپورتاژ، ،انشائیہ، تحقیق و تنقید، مکتوب نگاری، آپ بیتی، سوانحی ادب کے ساتھ ساتھ دیگر نثری ادب کے خوب صورت ادب پارے موجود ہیں جو مواد، موضوعات اور اسلوب کے لحاظ سے نثری ادب میں بہترین اضافہ ہیں اور اردو کی ترویج و ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

آزاد کشمیر میں اردو علم و ادب کے فروغ میں وقت کی تمام رائج زبانوں کا کلیدی کردار ہے اور خاص طور پر سنسکرت، کشمیری، فارسی، عربی اور اردو کے علاوہ کئی مقامی زبانوں کے تخلیق کاروں کا ادبی سرمایہ موجود ہے۔ حبیب کیفوی نے درست فرمایا ہے:

> "چوراسی ہزار مربع میل رقبے میں پھیلی ہوئی ریاست جموں کشمیر کا چپہ چپہ قدرت کے دل چسپ مناظر سے مزین ہے۔ اس وادی کے باشندے، جنھیں قدرت نے شاعرانہ ذوق بخشا ہے قدرت کی فیاضیوں کی دل کھول کر داد دیتے ہیں اور مناظر کی کیفیت سے مسحور ہو کر نغمہ سرا رہتے ہیں چنانچہ کشمیر کے شاعروں اور ادیبوں نے اپنے حسین وطن کی رعنائیوں کے گیت اور حب الوطنی کے نغمے اس کثرت سے گائے

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 1, June 2024

ہیں کہ شاید ہی دنیا میں کوئی زبان اس کا مقابلہ کر سکے۔ اس میں کشمیری زبان کے
شاعروں کا حصہ ہے، فارسی کے شاعروں کا بھی اور اردو کے شاعروں کا بھی۔"(8)

آزاد جموں و کشمیر کے ادبی پس منظر کی روایت کے کل منظر نامے سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کشمیر ایشیاء کا ایک ایسا حصّہ ہے جہاں علم و ادب اور تہذیب و ثقافت نمایاں رہی ہے۔ وادی فردوس طلسم زار میں ہمیشہ مختلف تجربوں، سوچوں اور تہذیبوں کی آمیزش کی وجہ سے علم و زبان و ادب میں کئی پہلو اور کئی جہتیں پیدا ہوئی ہیں۔ وادی کے لوگ قدیم زمانے سے مختلف حملہ آوروں، ظالم بادشاہوں اور جابر راجاؤں کے استبداد اور ظلم و ستم و جبر کے باعث غلامی، جہالت، احساس کم تری اور پسماندگی میں مبتلا رہے ہیں۔ ان تمام باتوں اور مسائل کے باوجود وادی کے لوگوں نے اپنی فطری ذہانت، قابلیت اور ہوش مندی سے علم و ادب، موسیقی اور دیگر کئی شعبہ ہائے زندگی میں وہ کمالات و جوہر دکھائے ہیں جن کے اثرات نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرونی ممالک پر بھی پڑے ہیں۔ وادی کشمیر کے لوگوں کو قدرت نے وہ شاعرانہ ادیبانہ ذوق بخشا ہے جس کی بنا پر کشمیر کے تخلیق کاروں نے خوب ادبی سرمایہ تخلیق کیا ہے۔ یہ تخلیقی سرمایہ نہ صرف کشمیر زبان میں موجود ہے بلکہ سنسکرت، پراکراتوں، ہندی، فارسی، عربی، انگریزی، اردو اور دیگر کئی مقامی، قومی و بین الاقوامی زبانوں میں بھی پوری آب وتاب اور شان وشوکت کے ساتھ جھلکتا ہے۔ نثری روایت میں شخصیات کے ساتھ ساتھ تمام زبانوں کے اخبارات و جرائد، ادبی و ثقافتی اداروں، ادبی تنظیموں، انجمنوں اور شخصیات نے بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ علامہ اقبال، پنڈت ہر گوپال کول خستہ، آغا حشر کاشمیری، سعادت حسن منٹو، شیخ عبداللہ، پنڈت پریم ناتھ بزاز، ڈاکٹر محمد یوسف بخاری، یعقوب نظامی، سردار محمد ابراہیم، سردار عبدالقیوم، محمد دین فوق، چراغ حسن حسرت، قدرت اللہ شہاب، کرشن چندر، ٹھاکر پونچھی، جیلانی کامران، محمود ہاشمی، ڈاکٹر صابر آفاقی، ڈاکٹر رشید امجد، ڈاکٹر مقصود جعفری اور کئی دیگر عظیم لوگ کشمیر نے ادب کو دیے۔ آزاد کشمیر میں اردو نثری ادب کے جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آزاد کشمیر میں اردو و نثری ادب کی تخلیق باوجود مسائل کے حوصلہ افزا ہے۔ اردو نثر میں ایک وقیع سرمایہ موجود ہے۔

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

حوالہ جات

1۔ حبیب کیفوی، کشمیر میں اردو،(لاہور: مرکزی اردو بورڈ،1979ء)، ص77

2۔ عبدالقادر سروری، کشمیر میں اردو، حصہ اول،(سری نگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگو یجز، 1981ء)، ص113

3۔ برج پریمی، بحوالہ: ماہنامہ شیرازہ، شمارہ 6، جلد37،(سری نگر: جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگو یجز،2004ء)ء ص178

4۔ ضیا الدین، کشمیر میں اردو ڈرامے کی روایت، مشمولہ: ماہنامہ شیرازہ، شمارہ7۔8، جلد83،(سری نگر: اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز،2004ء)، ص117

5۔ اشتیاق احمد آتش، آزاد کشمیر میں اردو ڈرامے کی روایت، مشمولہ: آزاد کشمیر میں اردو کا نثری ادب، از: ڈاکٹر افتخار مغل،(تحقیقی و تنقیدی مقالہ برائے پی۔ایچ۔ڈی اردو)، ص147

6۔ سید سلیم گردیزی، غیر ملکی سیاحوں کی سیاحت کشمیر،(مظفر آباد: ہمالہ پبلی کیشنز، 2007ء)، ص6

7۔ ضیاالدین، کشمیر میں سفر نامے کی روایت، مشمولہ ماہنامہ شیرازہ، ص205

8۔ حبیب کیفوی، کشمیر میں اردو، ص19